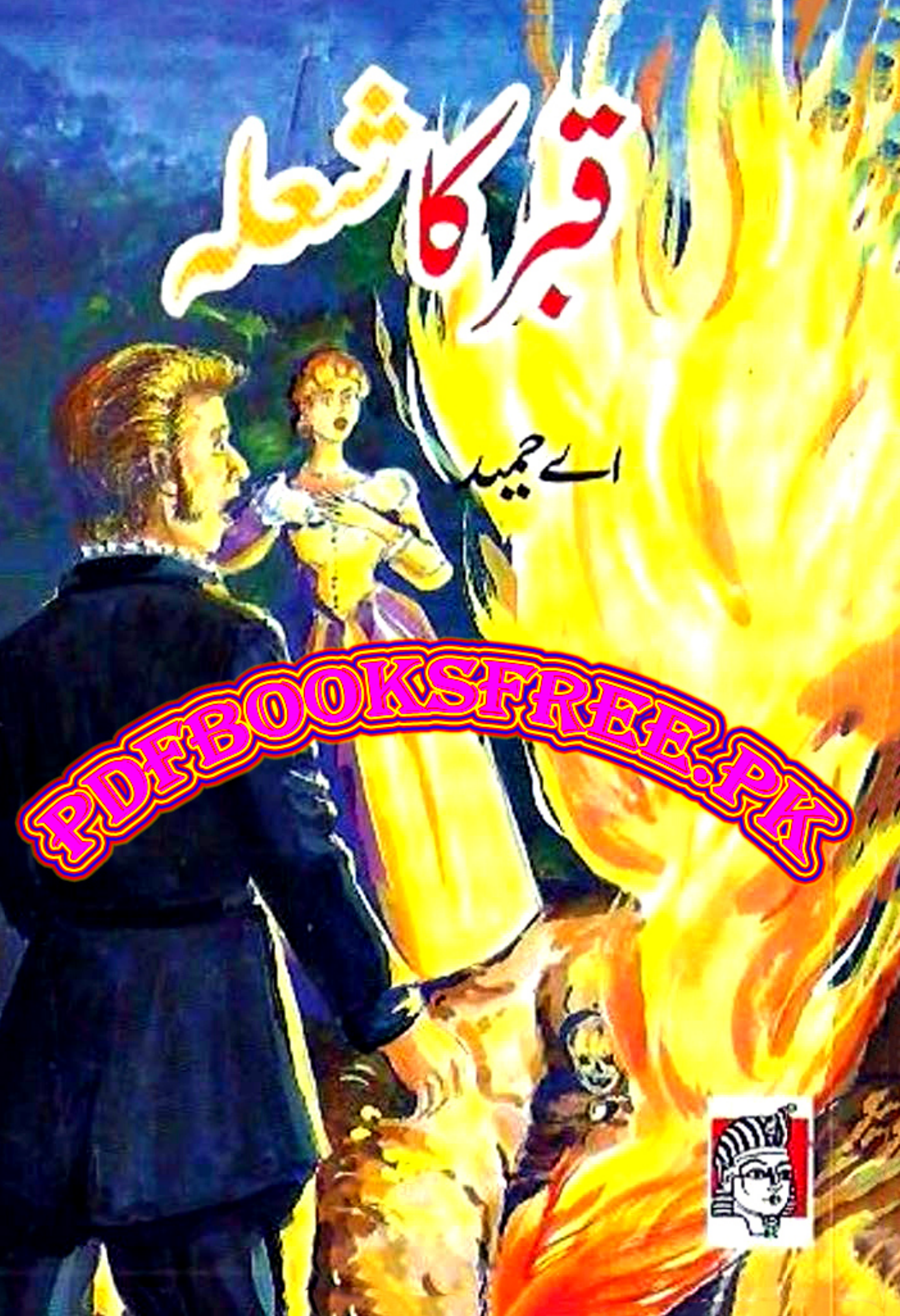
قبر کا شعلہ
اے حمید
PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمبر مجلد: 969 0 00997 4

ترمیم شدہ بار ------------ ۲۰۱۷ء

فیروزسنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ہیڈ آفس و شوروم: 60۔ شاہراہ قائداعظم، لاہور۔

راولپنڈی آفس: 277۔ پشاور روڈ، راولپنڈی۔

کراچی آفس: فرسٹ فلور، مہران ہائٹس، مین کلفٹن روڈ، کراچی۔

قبر کا شعلہ	Qeber Ka Shola
اے حمید	A Hameed

2017 © جملہ حقوق فیروز سنز محفوظ ہیں۔

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل کرنے یا کسی بھی طریقے سے محفوظ کرنے،
فوٹو کاپی کرنے یا ترسیل کرنے کی اجازت نہیں۔

مطبوعہ فیروزسنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔ باہتمام ظہیر سلام پرنٹر و پبلشر

email:support@ferozsons.com.pk

www.ferozsons.com.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

وہ زندہ دفن ہو گیا

عنبر، تھیوسانگ اور جولی سانگ کو کیٹی کی خوشبو قریب آتی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ کیٹی ان کے آس پاس پہنچ چکی تھی۔ عنبر، تھیوسانگ اور جولی سانگ جلدی سے ہوٹل کی کھڑکی میں آ کر نیچے سڑک پر دیکھنے لگے۔ اچانک انہیں ایک پولیس کی ویگن تیزی سے اپنی طرف آتی نظر آئی۔ اس میں کیٹی سوار تھی۔ کیٹی اکیلی تھی ۔ اس کے پیچھے کچھ فاصلے پر پولیس کی ویگن لگی تھی۔

عنبر نے تھیوسانگ سے کہا۔

"تھیوسانگ! کیٹی کسی مشکل میں پھنسی ہے۔ اس وقت تم ہی اس کی مدد کر سکتے ہو۔ کیا خیال ہے تمہارا؟"

جولی سانگ بولی۔

"ہاں تھیوسانگ! فوراً کیٹی کی مدد کرو۔ اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیچھے نہ جانے یہاں کی پولیس کیوں لگی ہوئی ہے؟"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"میں ان پولیس والوں کو ایسا مزا چکھاؤں گا کہ ساری عمر یاد رکھیں گے"۔

یہ کہہ کر تھیوسانگ تیزی سے ہوٹل کی پہلی منزل پر آیا اور پھر سڑک پر آ کر کھڑا ہو گیا۔ کیٹی نے بھی تھیوسانگ کو دیکھ لیا تھا۔ اس نے وہیں سے چلا کر کہا۔

"تھیوسانگ! پولیس میرا پیچھا کر رہی ہے"۔

تھیوسانگ بولا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں پولیس کی خبر لیتا ہوں"۔

اتنا کہہ کر تھیوسانگ سڑک کے درمیان میں آ گیا۔ سامنے سے پیرس کی پولیس کی ویگن تیزی سے آ رہی تھی۔ انسپکٹر پولیس نے ایک آدمی کو سڑک کے درمیان میں کھڑے دیکھا تو بریک لگا دی۔ یہی اس نے غلطی کی اسے چاہیے تھا کہ وہ تھیوسانگ کو بچا کر آگے نکل جاتا۔ مگر جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ جونہی پولیس کی گاڑی کھڑی ہوئی تھیوسانگ نے گاڑی میں چھلانگ لگا دی۔ ویگن میں پولیس کے دو سپاہی اور ایک انسپکٹر سوار تھا۔ سب سے پہلے تھیوسانگ نے انسپکٹر کی

گردن پر اپنی انگلی لگائی۔ انگلی کے لگتے ہی پیرس کا یہ اونچا لمبا پولیس انسپکٹر چوہیا سے بھی چھوٹا ہو گیا۔ سپاہی تھیوسانگ پر لپکے۔ ایک نے گولی چلا دی۔ گولی تھیوسانگ کے بازو کو لگی مگر تھیوسانگ کو کچھ نہ ہوا۔ تھیوسانگ نے دونوں سپاہیوں کو وہیں دبوچ لیا اور ان کی گردنوں پر بھی اپنی انگلی لگا دی۔ دونوں سپاہی بھی چوہوں سے بھی چھوٹے ہو کر ویگن میں پھدکنے اور شور مچانے لگے۔ انسپکٹر پہلے ہی چھوٹا سا ہو کر شور مچا رہا تھا۔ تھیوسانگ نے ویگن کو سڑک پر سے نکالا اور شہر سے باہر لے جا کر دریا کنارے ایک گڑھے میں پھینک دیا۔

یہاں سے تھیوسانگ واپس اپنے ہوٹل آیا تو کیٹی وہاں عنبر اور جولی سانگ کے پاس بیٹھی اپنے سنسنی خیز واقعات انہیں سنا رہی تھی۔ تھیوسانگ بھی کیٹی سے مل کر بہت خوش ہوا۔

عنبر نے پوچھا۔

"انہیں کہاں چھوڑ آئے ہو تھیوسانگ؟"

تھیوسانگ بولا۔

"میں نے انہیں چوہے بنا کر یہاں سے دور ویگن سمیت ایک گڑھے میں پھینک دیا ہے مگر ہوٹل کے باہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیٹی کی ویگن کھڑی ہے۔ پولیس اسے دیکھ کر اس کی تلاش میں یہاں پہنچ سکتی ہے"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"عنبر بھیا! تم ذرا اپنی طاقت کا مظاہرہ کرو اور اس ویگن کو یہاں سے اٹھا کر دریا میں پھینک دو"۔

عنبر نے کہا۔

"یہ کونسی مشکل بات ہے"۔

اسی وقت عنبر ہوٹل سے اتر کر نیچے آیا۔ پولیس کی ویگن میں بیٹھا اور اسے دور لے جا کر دریائے سین میں پھینک دیا۔ واپس آ کر اس نے کہا۔

"میں نے پولیس کی ویگن کو دریا میں ڈبو دیا ہے۔ لیکن کیٹی! تمہیں ناگ اور ماریا کا بھی کچھ پتہ ہے؟"

کیٹی نے کہا۔

"میں ان دونوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ میرا خیال تھا کہ وہ تم لوگوں کے پاس ہوں گے مگر یہاں آتے ہی مجھے صرف تم تینوں کی خوشبو آئی۔ ناگ اور ماریا کی خوشبو نہیں آئی تھی۔ میں سمجھ گئی کہ ناگ اور ماریا یہاں نہیں ہیں"۔

جولی سانگ بولی۔

"خدا نے چاہا تو ناگ اور ماریا بھی کہیں نہ کہیں ہمیں مل جائیں گے"۔

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"لیکن عنبر! اب ہمارا اس ہوٹل میں رہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جن سپاہیوں کو میں نے چوہا بنایا ہے وہ کسی نہ کسی طرح تھانے پہنچ کر یہ بتا دیں گے کہ کیٹی کی ویگن اس ہوٹل کے پاس آ کر رکی تھی"۔

کیٹی بولی۔

"ایسی بات ہے تو ہم ہوٹل بدل لیتے ہیں۔ مگر تم لوگ ہوٹل کے اخراجات کہاں سے دیتے ہو؟ کیا تمہارے پاس کافی دولت ہے؟"

جولی سانگ بولی۔

"ہم پیرس کے کسی بینک سے کچھ رقم اڑانے کے بارے میں سوچ رہے تھے۔ مگر اب دوسرے ہوٹل میں جانے سے پہلے اس رقم کا موجود ہونا ضروری ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہاں کے ہوٹل پہلے ایڈوانس پیسے لیتے ہیں"۔

عنبر نے کہا۔

فکر کی کوئی بات نہیں۔ روپوں کا ابھی بندوبست ہو جاتا ہے یہ کام میں اور تھیوسانگ ابھی کر دیتے ہیں۔ چلو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھیوسانگ کسی بینک کی طرف چلتے ہیں"۔

تھیوسانگ نے کیٹی اور جولی سانگ کو تاکید کی کہ وہ ان کے واپس آنے تک ہوٹل کے کمرے سے باہر نہ نکلیں۔ پھر وہ اور عنبر ہوٹل سے نکل کر پیرس کی ایک سب سے بارونق سڑک پر آ گئے۔ یہاں ایک بہت بڑا بینک تھا۔ اب یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ ناگ کو یہودی جادوگر رابی نے طلسم کی مدد سے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے۔ ناگ سانپ کی شکل میں ہے۔ طلسم کی وجہ سے اس کے جسم سے خوشبو نہیں نکل رہی اور وہ خود بھی تھیوسانگ، عنبر، ماریا اور کیٹی جولی سانگ کی خوشبو محسوس نہیں کر سکتا۔ یہ بھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہودی رابی، ناگ کو پیرس میں اس لئے لایا ہے کہ قیمتی فرعونی ہیرا اس وقت پیرس کے ایک بینک کے لاکر میں بند ہے۔ لالچی یہودی رابی، ناگ کی مدد سے یہ قیمتی فرعونی ہیرا اپنے قبضے میں کرنا چاہتا ہے۔ رابی بھی ناگ کے ساتھ اسی شہر پیرس کے ایک معمولی درجے کے ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا۔

ادھر عنبر اور تھیوسانگ ہوٹل سے نکلے اور دوسری طرف یہودی رابی بھی ناگ کو جیب میں ڈال کر ہوٹل

سے نکلا۔ اتفاق سے جس بینک میں فرعونی ہیرا لاکر میں پڑا تھا عنبر اور تھیوسانگ بھی اسی بینک سے اپنی ضرورت کے مطابق کچھ رقم اڑانا چاہتے تھے۔ تھیوسانگ اور عنبر ابھی بینک کے راستے میں ہی تھے کہ دوسری طرف یہودی رابی، ناگ کو لے کر بینک کی پچھلی گلی کے ایک ویران مکان میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے ناگ کو جیب سے نکال کر اپنے سامنے فرش پر بٹھا دیا اور طلسم پڑھ کر کہا۔

"ناگ دیوتا! میں سامری کے نام پر تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس بینک کے لاکر نمبر ایک سو بارہ میں سے فرعونی ہیرا نکال کر میرے پاس لاؤ"۔

ناگ پر چونکہ سامری کے جادو کا اثر تھا اس لئے وہ انکار نہ کر سکا اور ویران مکان کی کھڑکی سے نیچے اترا اور ساتھ والے بینک کی پچھلی دیوار پر چڑھ کر ایک پائپ میں سے گذر گیا اور اس کمرے میں آ گیا۔ جہاں دیوار میں لاکر بنے ہوئے تھے۔ ہر لاکر کو تالا لگا ہوا تھا۔ ناگ نے ان لاکروں کو غور سے دیکھا۔ اسے ایک لاکر میں سے فرعونی ہیرے کی خاص بو آ رہی تھی۔ اس لاکر کا نمبر ایک سو بارہ تھا۔ ناگ رینگتا ہوا لاکر کے پاس آ گیا۔ اس نے منہ سے پھنکار نکالی اور اس کی پھنکار کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شعلہ لاکر کے تالے پر پڑا۔ تالا پگھل کر بہہ گیا اور لاکر کا چھوٹا سا طاقچہ کھل گیا۔ ناگ لاکر میں داخل ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ لاکر کے اندر فرعونی ہیرا چمک رہا ہے۔ یہ ہیرا آلوچے جتنا بڑا تھا اور اس کی اتنی چمک تھی کہ لاکر روشن ہو رہا تھا۔ ناگ سانپ کی شکل میں آگے بڑھا تاکہ اس فرعونی ہیرے کو اپنے منہ میں اٹھائے اور یہودی رابی کو جا کر دے دے۔ جونہی وہ اپنا منہ ہیرے کے سامنے لے گیا اچانک ہیرے کے اندر فرعون کی شکل ظاہر ہوئی۔ فرعون نے اپنے سر پر سونے کے سانپ کا تاج پہن رکھا تھا۔ گلے میں سونے کا ہیکل تھا۔ فرعون کو ہیرے کے اندر بند دیکھ کر ناگ وہیں رک گیا۔ مگر اس پر یہودی کے طلسم کا اثر تھا۔ اس نے ہیرے کو اٹھانے کے لئے منہ آگے کیا ہی تھا کہ ہیرے کے اندر بیٹھے فرعون نے کہا۔

”ناگ! یہ تم کیا کر رہے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ قیمتی ہیرا فرعونوں کے خاندان کی آخری نشانی ہے؟“

ناگ پر طلسم کا اثر تھا۔ اس نے فرعون کی بات پر کوئی دھیان نہ دیا۔ اور ہیرے کو منہ میں اٹھانے کے

لئے منہ کھولا ہی تھا کہ فرعون نے ہیرے کے اندر سے اپنا ہاتھ باہر نکالا اور ناگ کو پکڑ کر ہیرے کے اندر کرنے کے بعد اپنی کلائی کے گرد لپیٹ لیا۔ فرعون کی کلائی سے لپٹتے ہی ناگ کو کوئی ہوش نہ رہا۔ اس کے ساتھ ہی لاکر کے اندر والا فرعونی ہیرا غائب ہو گیا۔ دوسری طرف یہودی رابی ویران مکان میں ناگ کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔ جب دیر ہو گئی اور ناگ نہ آیا تو یہودی کو فکر ہوئی۔ وہ ویران مکان سے نکل کر بینک کے دروازے پر آ گیا کہ شاید ناگ اس طرف سے باہر نکلے۔ جس وقت یہودی رابی بینک کے دروازے میں ایک طرف بنچ پر بیٹھا ناگ کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا عین اس وقت تھیوسانگ اور عنبر بینک میں داخل ہوئے۔ دونوں سیدھے بینک کے خزانچی کے کاؤنٹر پر چلے گئے۔

خزانچی نوٹوں سے بھرے ہوئے صندوق کے پاس کرسی پر کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھا لوگوں کو ان کی رقمیں گن گن کر دے رہا تھا۔ تھیوسانگ نے عنبر کو اشارہ کیا۔ عنبر خاموشی سے دروازے کے پاس فرانسیسی گارڈ کے پاس آ کر بنچ پر بیٹھ گیا۔ اسی بنچ پر یہودی رابی بھی بیٹھا بے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چبھن نظروں سے ناگ کو تلاش کر رہا تھا۔ خزانچی کے کاؤنٹر پر لوگوں کی قطار لگی تھی۔ تھیوسانگ قطار میں کھڑا ہو گیا۔ عنبر دور سے اسے دیکھ لیتا تھا۔ اس نے اپنے ساتھ بیٹھے یہودی رابی کو بے چینی سے ادھر ادھر دیکھتے پایا تو یونہی ٹائم گزارنے کی غرض سے اس سے باتیں کرنے لگا۔ اس نے پوچھا۔

"آپ مجھے کچھ گھبرائے ہوئے لگتے ہیں کیا آپ کسی کا انتظار کر رہے ہیں؟"

یہودی رابی نے عنبر کی طرف ایک نظر دیکھا اور پھر بینک کے اس کمرے کی طرف تکنے لگا جہاں ہیرے کا لاکر تھا۔ آہستہ سے بولا۔

"میں اپنے ایک دوست کا انتظار کر رہا ہوں"۔

عنبر نے دیکھا کہ تھیوسانگ کاؤنٹر پر خزانچی کے پاس پہنچ چکا تھا۔ عنبر کو اس گارڈ کو سنبھالنا تھا جو رائفل لئے بینک کے دروازے پر پہرہ دے رہا تھا۔ تھیو سانگ کی طرف دیکھ کر خزانچی نے پوچھا۔

"تمھارے ٹوکن کا نمبر کیا ہے مسٹر؟

تھیوسانگ کے پاس تو کوئی ٹوکن نہیں تھا۔ اس نے مسکرا کر نوٹوں کے بھرے ہوئے صندوق کی طرف

اشارہ کیا اور آہستہ سے کہا

"مسٹر! اگر تم اسی حالت میں زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھے خاموشی کے ساتھ نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر دے دو اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں چاہئے"۔

فرانسیسی خزانچی سمجھ گیا کہ یہ کوئی بینک چور ہے۔ تھیوسانگ بھی خوب جانتا تھا کہ خزانچی ایک سیکنڈ کی دیر کئے بغیر خطرے کے الارم کا بٹن دبا دے گا۔ تھیوسانگ نے ہاتھ آگے بڑھایا اور خزانچی کی گردن سے انگلی لگا دی۔ انگلی کے لگتے ہی خزانچی چوہے جتنا چھوٹا ہو گیا اور اپنے آپ کو دہشت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ تھیوسانگ نے اس خیال سے کہ دوسروں کو پتہ نہ چل جائے خزانچی کو اٹھا کر جیب میں رکھ لیا اور ساتھ ہی نوٹوں کے صندوق میں سے ہزار ہزار فرانک کے نوٹوں کی چار گڈیاں اٹھا لیں اور کاؤنٹر سے ہٹ گیا۔ مگر خزانچی کے ساتھ والے کلرک نے تھیوسانگ کو نوٹ اڑاتے دیکھ لیا تھا۔ لیکن وہ خزانچی کے غائب ہو جانے سے خوف زدہ بھی تھا۔ اس کے باوجود اس نے خطرے کے الارم کا بٹن دبا دیا۔ بٹن کے دبتے ہی بینک میں خطرے کا الارم چیخ اٹھا۔ گارڈ الارم کی آواز سن کر رائفل تان کر اندر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی طرف چلا ہی تھا کہ عنبر نے آہستہ سے اس کے پیٹ میں ایک مکا مار دیا۔ ایک مدت کے بعد عنبر نے اپنی طاقت کو آزمایا تھا۔ یہ مکا کسی بہت بڑے ہتھوڑے کی طرح گارڈ کے پیٹ میں لگا اور وہ وہیں دہرا ہو کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ یہودی رابی یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس آدمی کے مکے میں کوئی طلسمی طاقت تھی ورنہ ایک مکے سے کوئی آدمی اس طرح سے گر کر بے ہوش نہیں ہو جاتا۔

اتنے میں تھیوسانگ بھاگ کر عنبر کے پاس آیا اور بولا۔

"نکل چلو یہاں سے"۔

عنبر اور تھیوسانگ چھلانگ لگا کر سڑک پر آ گئے۔ یہودی رابی نے ان دونوں کو ایک ٹیکسی میں سوار ہوتے دیکھا تو ٹیکسی کا نمبر نوٹ کر لیا۔ عنبر اور تھیوسانگ ٹیکسی میں بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ بینک میں پولیس آ گئی۔ یہودی کو اپنی پڑی تھی۔ ناگ ابھی تک فرعونی ہیرا لے کر نہیں آیا تھا۔ وہ وہیں بنچ پر بیٹھا رہا۔ پولیس نے خزانچی کی تلاش شروع کر دی۔ مگر وہ غائب تھا۔ پولیس نے سارے بینک کی تلاشی کا حکم دیا تاکہ پتہ چل سکے کہ کیا کیا چیز

چوری ہوئی ہے۔ کچھ سپاہی عنبر اور تھیوسانگ کی تلاش میں نکل پڑے۔

بینک کا منیجر پولیس انسپکٹر کو لاکروں والے کمرے میں لے گیا وہاں سارے لاکر کھولے گئے تو یہ پتہ چلا کہ ایک لاکر میں سے فرعونی ہیرا غائب ہے۔ یہ کروڑوں روپے کا نقصان تھا۔ بینک کا منیجر تو اس صدمے سے غش کھا کر گر پڑا۔ بینک میں شور مچ گیا کہ لاکر میں سے کروڑوں روپے کی مالیت کا فرعونی ہیرا غائب ہو گیا ہے اور چور اسے بھی اڑا کر لے گئے ہیں۔ یہ بات یہودی رابی نے سنی تو سکتے میں آ گیا۔ اگر چور فرعونی ہیرا چرا کر لے گئے ہیں تو پھر ناگ کہاں ہے؟ اس پر تو میں نے طلسم کیا ہوا تھا۔ اس سے تو دنیا کی کوئی طاقت ہیرا نہیں چھین سکتی تھی۔ یہودی رابی نے عنبر اور تھیوسانگ کی شکلیں دیکھ لی تھیں۔ اسے یقین تھا کہ یہی چور ہیں اور یہی فرعونی ہیرا چرا کر لے گئے ہیں۔ اس نے ٹیکسی کا نمبر نوٹ کر لیا تھا جس میں بیٹھ کر عنبر اور تھیوسانگ بھاگے تھے۔

یہودی رابی اسی وقت بینک سے باہر آ گیا۔ وہ سامنے ٹیکسی سٹینڈ پر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹیکسی والا واپس آ گیا جس میں عنبر اور تھیوسانگ بیٹھے تھے۔ یہودی نے آگے بڑھ کر ٹیکسی ڈرائیور کو سو فرانک کا نوٹ دیا اور پوچھا کہ اس میں جو دو آدمی بیٹھے تھے وہ انہیں کہاں چھوڑ کر آیا ہے۔ ٹیکسی ڈرائیور نے نوٹ جیب میں ڈالا اور بولا۔

"میں نے انہیں ہوٹل سین پر چھوڑا ہے"۔

یہودی رابی نے کہا۔

"مجھے بھی وہاں لے چلو"۔

اور وہ ٹیکسی میں گھس گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد یہودی رابی اس ہوٹل کے باہر کھڑا تھا جس کے ایک کمرے میں تھیوسانگ، جولی سانگ اور عنبر بیٹھے نوٹ گن رہے تھے۔ عنبر نے کہا۔

"کافی رقم ہمارے پاس آ گئی ہے۔ اب ہم پیرس کے کسی بھی شاندار ہوٹل میں چھ مہینے تک رہ سکتے ہیں"۔

جولی سانگ نے پوچھا۔

"مگر خزانچی کو کہاں چھوڑ آئے ہو۔ تھیوسانگ بھائی؟"

تھیوسانگ نے مسکرا کر کہا۔

"میں نے اسے ایک باغ کی جھاڑیوں میں پھینک دیا تھا۔ اب تک وہ وہیں پڑا ہو گا"۔

عنبر سے کیٹی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے پولیس اس ٹیکسی والے کو تلاش کر لے جو تمہیں یہاں چھوڑ گیا ہے اور پھر یہاں بھی پہنچ جائے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اسی وقت اس ہوٹل سے نکل کر دوسرے ہوٹل میں چلے جانا چاہئے"۔

"خیال برا نہیں"۔ عنبر نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔

تھیوسانگ بولا۔

"پھر دیر کس بات کی ہے۔ ہم نے اس ہوٹل کا بل ادا کر دیا ہوا ہے۔ چلو ایئرپورٹ کے قریب جو سب سے بڑا اورلے ہوٹل ہے وہاں چلے چلتے ہیں"۔

عنبر، تھیوسانگ، جولی سانگ اور کیٹی کے پاس کوئی سامان تو تھا نہیں۔ وہ اس وقت ہوٹل کے کمرے سے نکل کر نیچے سڑک پر آ گئے۔ یہاں یہودی رابی پہلے ہی ان کی تلاش میں موجود تھا۔ اس نے دیکھا کہ دو خوبصورت عورتوں یعنی کیٹی اور جولی سانگ کے ساتھ وہی دو ہیرے کے چور یعنی عنبر اور تھیوسانگ ٹیکسی کو دیکھ رہے ہیں تو یہودی چوکس ہو گیا۔ جونہی عنبر،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھیوسانگ، جولی سانگ اور کیٹی ایک خالی ٹیکسی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے یہودی رابی بھی دوسری ٹیکسی لے کر ان کے پیچھے لگ گیا۔

جولی سانگ، تھیوسانگ، عنبر اور کیٹی کی ٹیکسی شہر سے نکل کر ہوائی اڈے کے پاس ایک عالی شان ہوٹل اورلے کے پورچ میں آ کر رک گئی۔ عنبر، تھیوسانگ وغیرہ نے اسی وقت پیشگی رقم دے کر ہوٹل کی پہلی منزل میں دو کمرے کرائے پر لے لئے۔ ایک کمرہ کیٹی اور جولی سانگ کے لئے اور ایک کمرہ تھیوسانگ اور عنبر کے لئے۔ سب ایک کمرے میں جمع ہو گئے اور غور کرنے لگے کہ انہیں ناگ اور ماریا کی تلاش کے سلسلے میں اب کیا کرنا چاہئے۔

عنبر بولا۔

"ایک بات تو ثابت ہو گئی ہے کہ ناگ اور ماریا اس شہر میں نہیں ہیں ورنہ ان کی خوشبو یہاں ضرور ہوتی"۔

کیٹی کہنے لگی۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اسی شہر میں کسی جگہ قید ہوں اور ان پر کئے گئے طلسم کی وجہ سے

ان کی خوشبو ہم تک نہ پہنچ رہی ہو"۔

عنبر بولا۔

"بس اسی ایک امید پر تو ہم یہاں رکے ہوئے ہیں"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ یہاں ان کو دیکھنا چاہئے۔ اس کے بعد کسی دوسرے شہر میں چل کر انہیں ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے"۔

جولی سانگ بولی۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ایسا کریں گے کہ ایک دن عنبر اور کیٹی انہیں تلاش کرنے جائیں اور ایک دن میں اور تھیوسانگ ان کی تلاش میں نکلیں گے"۔

عنبر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی کریں گے۔ تو پھر میرا خیال ہے کہ اب شام ہونے والی ہے۔ آج کی رات جولی سانگ اور تھیوسانگ کو تلاش پر نکلنا چاہئے"۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں"۔ تھیوسانگ بولا۔

اور جولی سانگ کو بھی کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔

اس نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں تیار ہوں"۔

عنبر نے مشورہ دیا کہ شام کا اندھیرا ہو گیا ہے۔ اب تم دونوں کو نکل پڑنا چاہئے۔ مگر تمہیں ہر طرح سے خبردار رہنا ہو گا۔

جولی سانگ بولی۔

"تم فکر نہ کرو عنبر بھائی! ہم کوئی عام انسان نہیں ہیں۔ دونوں بہن بھائی بھی ہیں اور خلائی مخلوق بھی ہیں۔ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا"۔

یہ کہہ کر تھیوسانگ اور جولی سانگ ہوٹل سے نکل پڑے۔ نیچے کاؤنٹر پر یہودی رابی ابھی تک کھڑا کاؤنٹر والے سے عنبر، تھیوسانگ کا کمرہ نمبر معلوم کر رہا تھا۔ اسے کمروں کے نمبر معلوم ہو گئے تھے اور وہ اوپر جانے ہی لگا تھا کہ اس کی نظر تھیوسانگ اور جولی سانگ پر پڑی۔ تھیوسانگ کو یہودی نے پہچان لیا کہ یہ وہی آدمی ہے جو بینک میں ڈاکہ مار کر بھاگا تھا اور یقینی بات ہے کہ فرعونی ہیرا بھی اس کے پاس ہو گا۔ یہودی رابی وہیں رک گیا اب اس نے اوپر جانے کا خیال چھوڑ دیا اور تھیوسانگ کے تعاقب کا فیصلہ کر لیا۔ تھیوسانگ اور جولی سانگ ٹیکسی میں بیٹھ کر پیرس شہر کے ویران علاقوں میں آ

گئے۔ اب وہ ناگ اور ماریا کو شہری آبادی سے ہٹ کر ویران علاقوں مثلاً قبرستان وغیرہ میں ڈھونڈنا چاہتے تھے۔ انہوں نے شہر کے ایک تاریخی اور بہت پرانے قبرستان کے گیٹ کے قریب ٹیکسی چھوڑ دی اور قبرستان میں داخل ہو گئے۔ اس قبرستان میں تین تین چار چار سو سال پرانی قبریں تھیں۔ یہودی نے جب ان لوگوں کو قبرستان میں داخل ہوتے اور ٹیکسی چھوڑتے دیکھا تو اس نے بھی ٹیکسی چھوڑ دی اور دوسرے چھوٹے دروازے سے قبرستان میں داخل ہو گیا۔

اب رات ہو گئی تھی۔ قبرستان کے گیٹ پر بجلی کے دو بلب روشن تھے مگر قبرستان کے اندر اندھیرا تھا۔ عنبر تھیوسانگ جولی سانگ اور کیٹی تو اس اندھیرے میں بھی قبروں کو دیکھ سکتے تھے بلکہ وہ ان پر لگے ہوئے پتھر کے کتبے بھی پڑھ سکتے تھے جن پر مرنے والوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ عنبر نے کہا۔

"اس قبرستان میں فرانس کے بڑے مشہور لوگ دفن ہیں"۔

تھیوسانگ بولا۔

"ان میں مشہور فلسفی، شاعر، ادیب اور سائنس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دان بھی ہیں"۔

کیٹی ایک قبر پر لگے ہوئے کتبے کو غور سے پڑھ رہی تھی۔ کہنے لگی۔

"دیکھو عنبر اس قبر میں ایک ایسا سائنس دان دفن ہے جس نے آج سے دو سو سال پہلے کہا تھا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے اور اسے یہ کہنے کے جرم میں یہاں اس قبر میں زندہ دفن کر دیا گیا تھا"۔

عنبر بولا۔

آج سے دو سو سال پہلے یہاں فرانس میں خاص قسم کے فرقے کے ماننے والوں کی حکومت تھی۔ وہ لوگ کہتے تھے کہ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے۔ حالانکہ یہ بات غلط تھی۔ چنانچہ جب اس سائنس دان نے تحقیق کرنے کے بعد لوگوں کو بتایا کہ سورج زمین کے گرد نہیں گھومتا بلکہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے تو اس بے چارے کو مذہبی فرقے کے لوگوں نے یہاں زندہ دفن کر کے ہلاک کر ڈالا"۔

تھیوسانگ بولا۔

"یہ تو بڑے ظلم کی بات ہے"۔

عنبر نے کہا۔

"اس زمانے میں لوگوں پر بڑے ظلم ہوتے تھے جو کوئی اس حکمران فرقے کے خلاف بات کہتا تھا اسے یا تو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا یا آگ میں ڈال کر جلا دیا جاتا تھا"۔

کیٹی کہنے لگی۔

"اگر یہ شخص زندہ دفن کر دیا گیا ہے تو اس کی روح یہاں کے رسم و رواج کے مطابق اسی قبرستان میں بھٹک رہی ہو گی۔ کیونکہ اس کو زبردستی مارا گیا ہے"۔

عنبر اور تھیوسانگ خاموشی سے قبر کو دیکھ رہے تھے۔

جولی سانگ بولی۔

"اس میں سوچنے کی کیا بات ہے۔ میں ابھی اس مردے کی روح سے بات کرتی ہوں۔ پھر روح نے اگر کہا کہ اس کی باقاعدہ جنازے کی رسم ادا کی جائے تو ہم اس کی خواہش کے مطابق ایسا ہی کر دیں گے تاکہ اس نیک اور سچے سائنس دان کی روح کو اس عذاب سے نجات مل جائے"۔

عنبر بولا۔

"بڑا اچھا خیال ہے۔ جولی سانگ تم تو مردوں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ویسے ہی بات کر لیتی ہو۔ ذرا اس سائنس دان کی بھٹکتی روح سے بھی بات کرو"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"قبر کو ایک طرف سے کھولنا پڑے گا"۔

تھیوسانگ نے قبر پر ہاتھ پھیرا اور بولا۔

"بڑی خستہ قبر ہے۔ ابھی اسے ایک طرف سے کھول دیتے ہیں"۔

عنبر اور تھیوسانگ نے ایک منٹ کے اندر اندر سائنس دان کی قبر کو سرہانے کی طرف سے کھول دیا۔ یہودی رابی بھی قبرستان میں چھپا ان لوگوں کو یہ کارروائی کرتے دیکھ رہا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ یہ لوگ قبر کو کھود رہے ہیں تو سمجھ گیا کہ یہ قیمتی فرعونی ہیرے کو اس قبر میں دبا رہے ہیں تاکہ بعد میں آ کر اسے نکال کر لے جائیں۔ وہ ایک قبر کے پیچھے چھپ کر اندھیرے میں ان لوگوں کو قبر کھودتے دیکھتا رہا۔

سرہانے کی طرف سے قبر میں سے مردہ سائنس دان کی کھوپڑی نظر آنے لگی۔ جولی سانگ نے جھک کر ہاتھ آگے بڑھایا اور مردے کی کھوپڑی پر ہاتھ رکھ دیا اور پوچھا۔

"اے کھوپڑی! اگر تیری روح یہاں کہیں بھٹک رہی ہے تو مجھ سے بات کر۔ اگر تو اوپر عالم برزخ میں ہے تب بھی وہاں سے آ کر مجھ سے بات کر"۔

کھوپڑی میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر عنبر، کیٹی، جولی سانگ اور تھیوسانگ کو ایک کمزور مگر دردناک آواز سنائی دی۔ یہ کسی مرد کی آواز تھی۔

"میں فرانس کے مشہور سائنس دان کیلاز کی بھٹکتی ہوئی روح ہوں۔ دو سو برس بعد میں بول رہی ہوں۔ کیا تم جانتی ہو کہ میرے جسم کو جاہل لوگوں نے زندہ دفن کر دیا تھا؟"

جولی سانگ نے کہا۔

"ہاں! ہم سب جانتے ہیں۔ تمہارے ساتھ جو ظلم ہوا ہم اس سے اچھی طرح واقف ہیں اور ہم سب کو اس کا بڑا دکھ ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ ہم تمہارے لئے کیا کریں کہ تمہاری بھٹکتی روح کو چین نصیب ہو"۔

سائنس دان کی بھٹکتی روح نے کہا۔

"جس متعصب پادری نے میری سائنسی معلومات کو جھوٹ قرار دے کے مجھے اس قبر میں زندہ دفن کر دیا تھا۔ اس نے دفن کرنے سے پہلے میرے گلے میں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سونے کا ایک لاکٹ اتار کر اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ یہ لاکٹ مجھے میری بیوی نے تحفے میں دیا تھا۔ اگر تم یہ لاکٹ لا کر میری قبر میں دفن کر دو تو میری بھٹکتی ہوئی روح کو نجات مل جائے گی اور میں جنت میں اپنی پیاری بیوی کی روح کے پاس پہنچ جاؤں گا"۔

جولی سانگ نے پوچھا۔

"مگر یہ لاکٹ مجھے کہاں سے ملے گا"۔

بھٹکتی روح نے کہا۔

"اس متعصب پادری کے خاندان میں یہ لاکٹ ابھی تک محفوظ چلا آتا ہے اور اب اس کے خاندان کے ایک پادری کے پاس ہے جو تلوزے گاؤں کے گرجا کا پادری ہے"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"میں وعدہ کرتی ہوں کہ وہ لاکٹ لا کر تمہاری قبر میں دفن کر دوں گی"۔

کیٹی نے مردے کی روح سے پوچھا۔ کیونکہ کیٹی بھی مردے سے بات کر سکتی تھی۔

"یہ بتاؤ کہ ہمارے ساتھی ناگ اور ماریا کہاں ہیں؟؟"

بھٹکتی روح نے کہا۔

"میں دو سو سال سے اسی قبرستان میں بھٹک رہی ہوں میں یہاں سے باہر نہیں جا سکتی۔ اس لئے ماریا کے بارے میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکوں گی۔ ہاں ناگ کے بارے میں ضرور بتا سکتی ہوں"۔

عنبر، تھیوسانگ اور جولی سانگ کے کان کھڑے ہو گئے۔

کیٹی نے پوچھا۔

"ناگ کہاں ہو گا اس وقت؟"

بھٹکتی روح نے کہا۔

جس شخص نے ناگ کو اپنے طلسم میں قید کیا تھا وہ اس وقت اسی قبرستان میں ہے"۔

عنبر تھیوسانگ قبرستان کے اندھیرے میں ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قبر کا شعلہ

جولی سانگ نے پوچھا۔

"وہ کون ہے؟"

بھٹکتی روح نے عنبر تھیوسانگ اور کیٹی کو سب کچھ بتا دیا کہ کس طرح لالچی یہودی رابی نے ناگ دیوتا کو اپنے علم کے ذریعے قابو میں کیا۔ پھر اسے پیرس لے آیا تاکہ بینک کے لاکر سے فرعونی ہیرے کو چرا سکے۔ مگر جونہی ناگ لاکر میں ہیرے کے پاس پہنچا۔ ہیرے کے اندر فرعون مصر کی شکل نمودار ہوئی۔ اور اس نے ناگ کو پکڑ لیا اور اپنی دنیا میں لے گیا۔ پھر کس طرح یہودی رابی تھیوسانگ اور عنبر کا تعاقب کرتا رہا کہ انہوں نے ہی فرعونی ہیرا چرایا ہوگا۔ بھٹکتی روح بولی۔

"اس وقت بھی وہ یہودی رابی یہاں سے قریب ہی ایک قبر کے پیچھے چھپا تمہیں دیکھ رہا ہے وہ یہ سمجھ

رہا ہے کہ تم قیمتی فرعونی ہیرے کو اس قبر میں دفن کررہے ہو چنانچہ جب تم یہاں سے جاؤ گے تو وہ ہیرا نکالنے کے لئے میری قبر کو ایک بار پھر کھودے گا"۔

عنبر تھیوسانگ اور کیٹی جولی سانگ کو افسوس ہوا کہ ناگ ان کے قریب آکر بچھڑ گیا ہے۔ کیٹی نے پوچھا۔

"کیا یہ یہودی بتا سکتا ہے کہ ناگ کہاں ہوگا؟" بھٹکتی روح نے کہا

"یہ لالچی یہودی خود ناگ اور قیمتی ہیرے کی تلاش میں ہے اسے کیا پتہ کہ ناگ کہاں ہوگا۔ ناگ کو فرعون مصر چار ہزار سال پیچھے کے زمانے میں لے گیا ہے۔ اس کے بارے میں تو خود مجھے کچھ پتہ نہیں"۔

کیٹی نے کہا۔

"ہم تکوزے گاؤں میں جاکر پادری کے گھر سے تمہاری بیوی کا دیا ہوا سونے کا لاکٹ لاتے ہیں ہمارے پیچھے اگر یہودی یہاں آکر تمہاری قبر کھودنے لگے تو اسے ضرور لالچ کا سبق سکھانا"۔

بھٹکتی روح نے کہا۔

"اسے میں ایسا سبق سکھاؤں گی کہ جسے وہ کبھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں بھلا سکے گا"۔

عنبر تھیوسانگ کیٹی اور جولی سانگ قبرستان سے نکل کر شہر کی طرف روانہ ہوگئے تاکہ وہاں سے ٹیکسی پکڑ کر تلوزے گاؤں پادری کے گھر جاکر بھٹکتی روح کا لاکٹ واپس لائیں۔

ان کے جانے کے فوراً بعد لالچی یہودی رابی قبر کے پیچھے سے سائنس دان کی قبر کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ قبر سرہانے کی طرف سے کھلی ہوئی تھی۔ وہ بڑا خوش ہوا کہ عنبر اور تھیوسانگ یہاں قیمتی ہیرا دبا کر چلے گئے تھے۔ یہودی رابی نے جلدی سے قبر کے اندر ہاتھ ڈالا کہ ہیرے کو باہر نکالے۔ اس کا ہاتھ سائنس دان کی کھوپڑی سے ٹکرا گیا۔ سائنس دان کی بھٹکتی روح نے یہودی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ یہودی کی چیخ نکل گئی۔ وہ ہاتھ باہر کھینچ رہا تھا اور روح اسے قبر کے اندر کھینچ رہی تھی ۔دہشت کے مارے یہودی کا رنگ زرد ہوگیا۔ جسم ٹھنڈا ہوگیا۔ خوف کی وجہ سے اب اس کے حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔ روح اسے قبر میں کھینچ رہی تھی۔ روح کی بڑی زبردست طاقت ہوتی ہے روح نے یہودی کو قبر کے اندر کھینچ کر لاش کے

ڈھانچے کے اوپر ڈال دیا۔ لاش کی بانہوں نے یہودی کی گردن کو دبوچ لیا۔ یہودی کانپ رہا تھا۔ جسم دہشت سے ٹھنڈا ہوگیا تھا۔ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا بھٹکتی روح نے یہودی کی گردن پر زور سے مکا مارا۔ یہودی کی چیخ نکل گئی اور وہ بے ہوش ہوگیا۔اس کے بعد قبرستان پر گہرا سناٹا چھاگیا۔

دوسری طرف عنبر تھیوسانگ جولی سانگ اور کیٹی تلوزے گاؤں پہنچ گئے تھے۔ اس وقت رات کے دس بج رہے تھے۔ تلوزے گاؤں وہی تھا جہاں مارگریٹ کا گورکن باپ رہتا تھا دور سے گاؤں کے گرجا گھر کی روشنی نظر آرہی تھی۔ سائنس دان کی بھٹکتی روح نے کیٹی کو پادری کا نام بتا دیا تھا جس کے پاس سونے کا لاکٹ تھا۔

عنبر نے کہا۔

"میرا خیال ہے تھیوسانگ تم پادری کے پاس جاؤ۔ ہم اس جگہ بیٹھتے ہیں ایک دم سے سارے وہاں گئے تو ہوسکتا ہے پادری کو کوئی شک ہوجائے اور وہ لاکٹ کے بارے میں مکر جائے"۔

تھیوسانگ نے سب دوستوں کو وہیں درخت کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیچے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود گرجا گھر کی طرف بڑھا۔ گرجا گھر میں خاموشی تھی۔ دروازے پر صرف ایک بلب روشن تھا۔ ایک چوکیدار بنچ پر لیٹا ہوا تھا۔ تھیوسانگ نے چوکیدار سے گرجے کے پادری کا نام لے کر پوچھا کہ پادری کا مکان کہاں ہے چوکیدار نے بتایا کہ وہ پادری صاحب گرجے کے پیچھے اپنے کاٹج میں رہتے ہیں

تھیوسانگ گرجے کے پیچھے آگیا۔ یہاں سامنے ایک چھوٹا سا ڈھلانی چھت والا کاٹج بنا ہوا تھا۔ کاٹج کے کونے والے کمرے میں روشنی ہورہی تھی۔ تھیوسانگ نے دروازے کی گھنٹی بجائی۔ ایک کرخت شکل والی موٹی نوکرانی نے دروازہ کھول کر پوچھا۔

"کیا بات ہے"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"کیا پادری مچل گھر پر ہی ہیں؟"

نوکرانی نے کہا

"وہ سو رہے ہیں کل آنا"

نوکرانی نے دروازہ بند کردیا۔ تھیوسانگ نے پھر دروازے پر دستک دی نوکرانی نے سخت غصے سے دروازہ کھولا اور تھیوسانگ کی طرف کھا جانے والی نظروں سے

دیکھ کر بولی

"تم بڑے احمق ہو۔ گدھے ہو۔ جب تمہیں بتا دیا کہ پادری صاحب سو رہے ہیں تو پھر تم بار بار مجھے کیوں پریشان کرتے ہو"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"پادری صاحب کو جگادو۔ یہ بڑا ضروری کام ہے"۔

موٹی نوکرانی نے نفرت کے ساتھ دروازہ بند کرکے اندر سے کنڈی لگادی۔ تھیوسانگ کو بڑا غصہ آیا کہ یہ اتنی بدتمیز عورت گرجا گھر ایسی مقدس عبادت گاہ کے آس پاس کیوں رہے۔ کیونکہ عنبر اگرچہ اسلام قبول کرچکا تھا۔ مگر اسے دوسرے مذہب کے ماننے والوں کا بڑا خیال رہتا تھا۔ لیکن یہ کوئی عجیب و غریب نوکرانی تھی۔ شاید اپنے گھر کے جھگڑے کا بدلہ وہ دوسروں سے لینا چاہتی تھی۔ تھیوسانگ نے اب دروازہ کھٹکھٹانا ضروری نہ سمجھا اور اپنی خاص طاقت سے کام لیتے ہوئے دروازے کو نیچے سے اوپر اٹھایا۔ دروازہ چوکھٹ کے ساتھ ہی الگ ہوکر اس کے ہاتھ میں آگیا۔ تھیوسانگ نے دروازے کو ایک طرف رکھ دیا۔ وہ ایک ڈرائینگ روم میں تھا۔ جہاں بتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بجھی ہوئی تھی۔ نوکرانی نے جو دیکھا کہ تھیوسانگ دروازہ اکھاڑ کر اندر آگیا ہے تو اس نے چیخ ماری اور سارے گھر کے لوگ جاگ پڑے۔ پادری کی بھی آنکھ کھل گئی۔ وہ گاؤن باندھتا جلدی سے بیڈ روم سے نکل کر ڈرائینگ روم میں پہنچا اور اپنے سامنے ایک نوجوان کو دیکھا تو حیرانی سے پوچھا۔

"تم کون ہو اور کیسے آگئے ہو؟"

تھیوسانگ بولا۔

"اس موٹی نوکرانی کو یہاں سے چلتا کریں پھر میں آپ کو اصل قصہ سناؤں گا"۔

پادری نے نوکرانی کو وہاں سے بھیج دیا۔ تب تھیوسانگ نے پادری کو ساری بات بیان کردی۔ یہ سن کر پادری بولا۔

"وہ سونے کا لاکٹ تو میں نے ایک صراف کے پاس فروخت کردیا تھا"

"کیا آپ مجھے اس صراف کا پتہ بتا سکتے ہیں؟"

پادری نے تھیوسانگ کو صراف کا پتہ بتا دیا۔ تھیوسانگ نے عنبر جولی سانگ اور کیٹی کو آکر ساری بات بتائی۔ عنبر بولا۔

"چلو اس صراف کے پاس چلتے ہیں۔ کیونکہ سائنس دان کی بھٹکتی روح سے ہم نے وعدہ کیا ہے کہ اس کا لاکٹ لاکر قبر میں دفن کردیں گے تاکہ اس کی روح کو نجات ملے اور وہ اپنی بیوی کی روح کے ساتھ جاملے۔

صراف کا مکان شہر کے ایک پرانے محلے میں دریا کے پاس تھا۔ رات کے گیارہ بجے یہ لوگ صراف کے گھر پہنچ گئے۔ صراف جاگ رہا تھا اور اس کے گھر میں کوئی مہمان آئے ہوئے تھے۔ تھیوسانگ آگے گیا۔ کیٹی جولی سانگ اور عنبر پیچھے گلی میں ہی رہے۔ تھیوسانگ نے صراف سے کہا کہ پادری نے جو سونے کا لاکٹ اس کے پاس فروخت کیا تھا وہ ہم خریدنا چاہتے ہیں۔ صراف ہنس پڑا۔ کہنے لگا

"وہ لاکٹ تو میں اب کسی قیمت پر بھی فروخت نہیں کرسکتا۔کیونکہ وہ ایک تاریخی لاکٹ ہے"۔

تھیوسانگ نے بڑی شرافت سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو اس کے منہ مانگے دام دوں گا۔ مجھے اس کی سخت ضرورت ہے برائے مہربانی آپ وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرے پاس فروخت کردیں۔ یوں سمجھ لیں کہ یہ کسی کی زندگی اور موت کا سوال ہے"۔

صراف نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا۔ اور کرخت لہجے میں بولا۔

"میں نے ایک بار کہہ دیا کہ میں لاکٹ فروخت نہیں کرسکتا۔ اب جاؤ اور میرا سر نہ کھاؤ۔ میرے مہمان آئے ہوئے ہیں"۔

تھیوسانگ نے ایک بار پھر بڑی نرمی سے کہا۔

"محترم! میں آپ کو اس لاکٹ کے چار گنا دام دے سکتا ہوں۔ آپ یقین کریں کہ یہ کسی کی زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔ مجھے لاکٹ کی ضرورت ہے"۔

اب تو صراف کا پارہ چڑھ گیا۔ اس نے تھیوسانگ کو غلطی سے گالی دے ڈالی۔ بھلا اب تھیوسانگ کیسے برداشت کرسکتا تھا۔ اس نے صراف کو گردن سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ صراف لڑکھڑا کر گر پڑا۔ تھیوسانگ نے اس کی گردن پر اپنی انگلی رکھ دی۔ صراف اسی وقت چوہے جتنا ہوگیا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے ننھے سے جسم کو دیکھنے اور پریشان ہونے لگا۔ تھیوسانگ نے صراف کو زمین پر سے اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر رکھا اور بولا۔

"گدھے! میں نے اب تک تمہارا لحاظ کیا۔ تم سے شرافت سے بات کی مگر لگتا ہے کہ تم شرافت کی زبان بالکل نہیں سمجھتے۔ اب میں تم سے دوسری طرح بات کروں گا"۔

چوہے جتنا صراف ہاتھ جوڑ کر باریک آواز میں گڑگڑا کر معافی مانگنے لگا۔

تھیوسانگ بولا۔

"ابھی تمہیں معافی نہیں دوں گا"۔

یہ کہہ کر تھیوسانگ نے صراف کو اپنی جیب میں ڈالا اور گلی کے موڑ پر کھڑے عنبر جولی سانگ اور کیٹی کے پاس آگیا۔ عنبر نے پوچھا۔

"لاکٹ کہاں ہے؟"

تھیوسانگ نے کہا۔

"لاکٹ کامالک میری جیب میں ہے۔ ابھی بتادے گا کہ لاکٹ کہاں ہے۔ بلکہ خود لاکٹ یہاں منگوائے گا"۔

عنبر' جولی سانگ اور کیٹی سمجھ گئے کہ تھیوسانگ نے صراف کو چوہیا جتنا چھوٹا کرکے جیب میں ڈال لیا ہے۔ کیٹی نے کہا۔

"لیکن کیا ہم اسے اپنے ہوٹل میں لے جائیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گے"۔

"وہاں لے جانے میں کیا ہرج ہے"۔ تھیوسانگ بولا۔ "یہ وہیں لاکٹ منگوائے گا اب"۔

عنبر اور جولی سانگ نے بھی کوئی اعتراض نہ کیا۔

وہ اپنے ایئرپورٹ والے ہوٹل میں آگئے۔ کمرے میں آتے ہی تھیوسانگ نے دروازے کو اندر سے بند کرلیا اور صراف کو جیب سے نکال کر میز پر رکھ دیا۔ صراف کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔ چہرے پر دہشت تھی۔ اپنے جسم کو اس نے اتنا چھوٹا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ باریک آواز میں ہاتھ جوڑ کر اس سے کہہ رہا تھا۔

"مجھے معاف کردو۔ مجھے معاف کردو"۔

عنبر جولی سانگ اور کیٹی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جولی سانگ نے کہا۔

"تھیوسانگ بھائی! اب اس کو کافی سبق مل گیا ہے۔ اس کو اصلی حالت میں لے آؤ"۔

تھیوسانگ نے دوسری انگلی صراف کی گردن سے لگائی تو وہ اسی وقت پھر سے بڑا بن گیا۔ وہ میز پر بیٹھا تھا۔ جلدی سے صراف میز سے نیچے اتر کر خوف کے مارے قالین پر بیٹھ گیا اور سہمی ہوئی نظروں سے جولی

سانگ کیٹی تھیوسانگ اور عنبر کو تکنے لگا۔ پھر بولا۔

"مجھ سے غلطی ہوگئی۔ تم بہت بڑے جادوگر ہو۔ میں تمہارے جادو کے آگے سر جھکاتا ہوں"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"یہاں سے اپنے سٹور میں فون کرکے لاکٹ اسی کمرے میں منگواؤ"۔

صراف بولا۔

"ابھی منگواتا ہوں جناب ابھی منگواتاہوں"۔

صراف نے اسی وقت نمبر ملا کر اپنے بیٹے کو گھر پر فون کیا۔ صراف نے پہلے ہی سے اپنے بیٹے کو بتا دیا ہوا تھا کہ جب کبھی وہ ٹیلی فون پر بات کرتے ہوئے پہلے فقرے کو دوبار بولے تو سمجھ لینا کہ میں سخت خطرے میں ہوں اور تم پولیس لے کر وہاں پہنچ جانا۔ چنانچہ اس وقت بھی اپنے بیٹے کو فون کرتے ہوئے صراف نے کہا۔

"بیٹا! میں موریلو بول رہا ہوں۔ میں موریلو بول رہا ہوں"۔

دوسری طرف صراف کے بیٹے نے باپ کو پہلا فقرہ دوبار بولتے سنا تو سمجھ گیا کہ اس کا باپ کسی سخت مشکل میں پھنس گیا ہے اس نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ڈیڈی! تم کہاں ہو؟"

صراف بولا۔

"بیٹے میں ایئر پورٹ والے اورلے ہوٹل کی پہلی منزل کے کمرہ نمبر گیارہ میں ہوں۔ تم سیف میں سے سونے کا تاریخی لاکٹ لے کر فوراً یہاں پہنچ جاؤ"۔

بیٹے نے کہا۔

"ڈیڈی! میں سمجھ گیاہوں۔ میں آرہا ہوں"۔

صراف کے بیٹے مائیکل نے فون بند کردیا اور اس کے فوراً بعد پیرس کے چیف پولیس انسپکٹر کو فون کرکے کہا کہ میرا باپ ڈاکوؤں کے قبضے میں ہے۔ ڈاکو اس کو قتل کرنے والے ہیں ہماری مدد کریں۔ اسی وقت چیف پولیس انسپکٹر سپاہیوں کو ساتھ لے کر مائیکل کے گھر پہنچ گیا۔ مائیکل نے کہا۔

"میرے باپ کو کچھ لوگ اغوا کر کے لے گئے ہیں۔ اس وقت اورلے ہوٹل کے کمرہ نمبر گیارہ میں ہے

پولیس انسپکٹر نے کہا

"گھبراؤ نہیں۔ ہم تمہارے باپ کو ابھی لے آتے ہیں اور ان ڈاکوؤں کو گرفتار کرتے ہیں"۔

پولیس انسپکٹر نے سپاہیوں کو ساتھ لیا۔ مائیکل کو

بھی ویگن میں بٹھایا اور ایئر پورٹ والے ہوٹل کی طرف روانہ ہوگیا۔ دوسری طرف عنبر اور جولی سانگ کیٹی اور تھیوسانگ صراف کے بیٹے کا انتظار کررہے تھے۔ کہ وہ سونے کا تاریخی لاکٹ لے کر آرہا ہوگا۔ اس کی بجائے پولیس بڑی خاموشی سے وہاں پہنچ گئی۔ پولیس نے بڑی ہوشیاری سے ویگن ہوٹل سے کچھ دور پیچھے کی جانب کھڑی کردی اور کمرہ نمبر گیارہ کو باہر سے گھیرے میں لے لیا۔ ہوٹل والوں کو پولیس انسپکٹر نے اعتماد میں لے لیا کہ وہ ایک خطرناک مجرم کو گرفتار کرنے آئی ہے۔

پولیس انسپکٹر نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ دو سپاہی کھڑکی کے راستے سے اور چار سپاہی دروازے کی طرف سے اس کے ساتھ کمرے میں ایک دم سے دھاوا بول دیں گے۔ عنبر تھیوسانگ جولی سانگ اور کیٹی کمرے میں بیٹھے صراف کے بیٹے کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ صراف بھی ان کے درمیان قالین پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔ اس کے دل میں ہیجان مچا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب تک اس کا بیٹا مائیکل پولیس کو لے کر پہنچ گیا ہوگا اور پولیس حملہ کرنے والی ہوگی۔ صراف کو صرف یہی خطرہ تھا کہ تھیوسانگ کہیں اپنے جادو سے پولیس والوں کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھی چھوٹا نہ بنا دے۔ اتنے میں دروازے کی گھنٹی بجی۔

صراف نے اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"میرا بیٹا لاکٹ لے کر آگیا ہے"۔

جولی سانگ نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ جونہی اس نے دروازہ کھولا پیرس کی پولیس اسے پیچھے دھکیل کر ایک دم سے کمرے میں داخل ہوگئی۔

سپاہیوں نے ان سب کی طرف رائفلیں تان لیں۔ پولیس انسپکٹر نے بھی بھرے ہوئے پستول کا رخ عنبر کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"خبردار! کسی نے حرکت کی تو میں گولی چلا دوں گا"۔

یہ صورت دیکھ کر عنبر جولی سانگ کیٹی اور تھیوسانگ حیران رہ گئے۔ وہ سمجھ گئے کہ صراف نے خفیہ کوڈ کا کوئی لفظ بول کر اپنے بیٹے مائیکل کی مدد سے وہاں پولیس منگوائی ہے۔

پولیس نے کیٹی کو پہچان لیا کہ یہ لڑکی ہیروئن سمگل کرتے پکڑی گئی تھی اور تھانے میں دو قتل کرکے بھاگ گئی تھی۔ ایک سیکنڈ کے اندر اندر عنبر تھیوسانگ اور کیٹی کو ہتھکڑیاں لگا دی گئیں۔

صراف بڑا خوش تھا کہ تھیوسانگ گرفتار ہوگیا اور اس کو جوابی حملہ کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ حالانکہ ایسی بات نہیں تھی۔ تھیوسانگ نے آنکھ مار کر اپنے دوستوں کو بتا دیا تھا کہ انہیں یہاں اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کی بجائے چپ چاپ گرفتار ہوجانا چاہیے۔

پولیس عنبر تھیوسانگ جولی سانگ اور کیٹی کو پکڑ کر تھانے میں لے آئی۔ یہاں آکر انہیں پتہ چلا کہ کیٹی کو پولیس نے پہچان لیا ہے کہ وہ قتل کرکے بھاگی تھی چنانچہ انسپکٹر نے کیٹی کو فوراً زنجیر ڈال کر دوسری جگہ قید خانے میں ڈال دیا۔ عنبر تھیوسانگ اور جولی سانگ کو حوالات میں ہی بند کردیا۔ عنبر بولا۔

"میں تو پہلے ہی کہتا تھا کہ ہمیں ہوٹل میں اس بک بک سے پیچھا چھڑانا چاہیے تھا۔ اب یہ لوگ کیٹی کو لے گئے ہیں"۔

تھیوسانگ مسکرایا۔

"عنبر! یہ تم کہہ رہے ہو جس کے پاس ہم سب سے زیادہ طاقت ہے"۔

عنبر بولا۔

"تھیوسانگ بھائی! میرے پاس طاقت ضرور ہے مگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ ماڈرن زمانہ ہے میں آپ سب لوگوں کو کسی مصیبت میں نہیں ڈالنا چاہتا"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"مگر ہم پر مصیبت تو پڑ چکی ہے۔ اب کیٹی کو بھی یہاں سے نکالنا ہوگا"۔

عنبر بولا۔

"ابھی سب کو چھڑاتا ہوں۔ تم لوگ اپنی اپنی جگہ پر حملے کے لئے تیار ہوجاؤ"۔

یہ کہہ کر عنبر نے ایک ہی جھٹکے میں اپنی ہتھکڑی توڑ ڈالی۔ اس کے ساتھ ہی تھیوسانگ اور جولی سانگ نے بھی اپنی خلائی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے اپنی اپنی لوہے کی ہتھکڑیاں توڑ ڈالیں۔ تھیوسانگ نے بلند آواز میں کہا۔

"حملہ شروع کردو عنبر!"

عنبر نے آگے بڑھ کر حوالات کے لوہے کی سلاخوں والے دروازے کو زور سے مکا مارا۔ دروازہ اکھڑ کر سامنے جاگرا۔ باہر کھڑا سپاہی ہکا بکا ہوکر انہیں تکتا رہ گیا۔ پھر اس نے رائفل سے فائر کردیا۔ گولی جولی سانگ کے سینے میں لگی مگر زخم فوراً مل گیا۔ جولی سانگ نے

آگے بڑھ کر فرانسیسی سپاہی کے ہاتھ سے رائفل چھین کر اس کے دو ٹکڑے کردیئے۔ تینوں حوالات سے نکل آئے۔ گولی کی آواز سن کر تھانے کے سارے سپاہی ادھر آگئے۔ ان کے ہاتھوں میں سٹین گنیں تھیں۔

انہوں نے آتے ہی عنبر تھیوسانگ اور جولی سانگ کے پاؤں کے پاس فرش پر فائرنگ کی۔ عنبر نے ایک سپاہی کو دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھایا اور لکڑی کی گیلی کی طرح دوسرے سپاہیوں پر دے مارا۔ تھیوسانگ نے باری باری چار پانچ سپاہیوں کی گردنوں سے انگلی لگا کر چوہے جتنا بنا دیا۔ پولیس انسپکٹر گھبرایا ہوا آیا اس کے ہاتھ میں پستول تھا اس نے آتے ہی فائر کردیا۔ اب گولی عنبر کو لگی مگر عنبر کے جسم سے ٹکرا کر گولی نیچے گر پڑی۔ تھانے میں افراتفری مچ گئی۔ پانچوں ننھے ننھے سپاہی ادھر ادھر گھبرائے ہوئے چوہوں کی طرح پھدک رہے تھے۔ تھیوسانگ نے پولیس انسپکٹر کو بھی گردن سے انگلی لگا کر ننھا سا بنا دیا۔ جولی سانگ نے سپاہیوں کی سٹین گنیں توڑ ڈالیں۔ عنبر نے کہا۔

"نیچے دوسرے قید خانے میں جاؤ۔ کیٹی وہاں ہوگی"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ بھاگ کر دوسرے قید خانے میں آ گئے۔ وہاں کیٹی پہلے ہی اپنی زنجیریں توڑ کر آزاد ہو چکی تھی۔ عنبر نے ایک ہاتھ مارا اور لوہے کی سلاخوں والا دروازہ نیچے گرا دیا۔ ایک مدت بعد عنبر کو اپنی طاقت استعمال کر کے خوشی ہو رہی تھی۔ کیٹی قید خانے سے باہر آ گئی۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"یہاں سے باہر نکل چلو"۔

تھانے کے باہر ایک ویگن کھڑی تھی۔ چاروں دوست ویگن میں بیٹھ گئے۔ عنبر نے اسے سٹارٹ کیا اور تھانے سے نکل گئے۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"یہاں سے سیدھے مکار صراف کے پاس چلو۔ عنبر ہمیں اس سے سونے کا تاریخی لاکٹ لینا ہے"۔

عنبر نے ویگن کو صرافہ بازار کی طرف ڈال دیا۔ دس منٹ کے اندر اندر صراف کی دوکان کے باہر ویگن روک دی۔ صراف اپنی دوکان میں بڑا خوش خوش بیٹھا تھا۔ کہ اس نے ڈاکوؤں کو پولیس کے ہاتھوں گرفتار کروایا۔ مگر جونہی اپنے سامنے ایک بار پھر تھیوسانگ عنبر جولی سانگ اور کیٹی کو دیکھا تو خوف سے کانپنے لگا تھیوسانگ نے کہا۔

"بدبخت عیار! اس بار ہم تیرے بیٹے کو بھی سبق سکھائیں گے"۔

صراف کا بیٹا قریب ہی بیٹھا تھا۔ وہ اٹھ کر بھاگنے لگا تو تھیوسانگ نے اس کی گردن پر انگلی رکھ دی۔ صراف کا بیٹا مائیکل اسی وقت ننھا سا چوہا بن گیا۔ تھیوسانگ نے اسے اٹھا کر جیب میں رکھتے ہوئے صراف سے کہا۔

"اب ہمارے ساتھ اس جگہ چلو۔ جہاں تم نے سونے کا لاکٹ رکھا ہوا ہے۔ اب اگر تم نے ہم سے دھوکا کیا تو سب سے پہلے تو میں تمہارے بیٹے مائیکل کی گردن مروڑوں گا اور پھر تمہارا بھی سر کچل ڈالوں گا"۔

صراف نے ہاتھ جوڑ دیئے اور بولا۔

"میرے بچے کو کچھ نہ کہنا۔ میں تمہیں ابھی لاکٹ دے دیتا ہوں"۔

اور صراف نے لوہے کی الماری کے نیچے سے سنہری لاکٹ نکال کر تھیوسانگ کے حوالے کر دیا۔ تھیوسانگ نے لاکٹ کو غور سے دیکھا پھر عنبر جولی سانگ اور کیٹی کو دکھایا۔ کیٹی نے کہا۔

"تھیوسانگ! یہ لاکٹ اصلی ہے یا نقلی؟ اس کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فیصلہ تو قبرستان میں سائنس دان کی روح ہی کرسکتی ہے"۔

عنبر بولا۔ "تو چلو قبرستان چلتے ہیں"۔

یہ باتیں وہ اپنی خاص زبان میں کر رہے تھے۔ جو صراف کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ تھیوسانگ نے صراف کی طرف متوجہ ہوکر کہا۔

"عیار آدمی! ہم سنہری لاکٹ لئے جارہے ہیں تمہارا بیٹا بھی ہمارے ساتھ ہی جائے گا۔ اگر لاکٹ درست ہواتو تمہارے بیٹے کو چھوڑ دیا جائے گا"۔

صراف کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ عنبر نے اسے آہستہ سے پیچھے دھکیل دیا۔ عنبر کا آہستہ سے پیچھے دھکیلنا ہی کافی تھا۔ عنبر کی طاقت بے پناہ تھی۔ صراف پیچھے الماری کے ساتھ زور سے ٹکرا کر نیچے گرا اور بے ہوش ہوگیا۔

جولی سانگ بولی۔

"اب جلدی سے قبرستان پہنچنا چاہیے"۔

وہ سارے دوست ویگن میں بیٹھے اور قبرستان کی طرف بھاگ گئے ویگن پوری رفتار سے شہر کی سڑکوں پر بھاگی جارہی تھی۔ کئی جگہ ان کا حادثہ ہوتے ہوتے بچا۔ مگر عنبر نے گاڑی کی رفتار کم نہ کی۔ آسمان پر بادل صبح

ہی سے چھا رہے تھے۔ اور اب ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہوگئی۔ جس وقت وہ قبرستان پہنچے تو بارش شروع ہوچکی تھی۔ مگر عنبر ناگ، ماریا، جولی سانگ اور کیٹی تھیوسانگ کو بارش نے بھی کبھی پریشان نہ کیا تھا۔ وہ اگر سارا دن بھی بارش میں بھیگتے رہتے تو بارش کے رکتے ہی ان کے کپڑے سوکھ جاتے تھے۔ کیونکہ جو طاقت ان سب کو ملی ہوئی تھی اس کی گرمی بھی تھی جو ان کے خون میں شامل ہوگئی تھی۔

وہ سیدھے سائنس دان کی بھٹکتی روح والی قبر پر آگئے۔ اب جولی سانگ نے قبر میں جھک کر دیکھا تو اسے یہودی رابی جس نے ناگ کو قید کیا تھا اوندھے منہ قبر میں بے ہوش پڑا نظر آیا۔ عنبر کیٹی اور تھیوسانگ نے بھی یہودی کو دیکھا۔

جولی سانگ نے بھٹکتی روح کو مخاطب کرکے پوچھا۔

"سائنس دان کیلاز کی روح! کیا تو میری آواز سن رہی ہے"۔

بھٹکتی روح نے جواب دیا۔

"ہاں میں سن رہی ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہوگیا ہے کہ تم لوگ میری بیوی کا سنہری لاکٹ لے آئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو یہ وہ یہودی ہے جس نے ناگ پر طلسم کیا تھا اب یہ اس قبر میں ایک ماہ تک بے ہوش پڑا رہے گا"۔

جولی سانگ نے تھیوسانگ سے سنہری لاکٹ لے کر قبر کے اندر سائنس دان کی کھوپڑی کے پاس رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی بھٹکتی روح کے گہرا سانس لینے کی آواز آئی۔ روح نے کہا۔

"میرے دوستو! تم لوگوں نے میرے لئے وہ کام کیا ہے جو اب تک کوئی نہیں کرسکا تھا۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں اب میں سنہری لاکٹ لے کر واپس اپنی بیوی کی روح کے پاس جارہا ہوں۔ میرے بھٹکتے پھرنے کے دن ختم ہوگئے"۔

کیٹی نے کہا۔

"اپنی بیوی کی روح کو ہمارا سلام کہنا"۔

بھٹکتی روح کی آواز آئی۔

"میری طرف سے میری بیوی کا سلام بھی قبول کرو میں جارہا ہوں"۔

اس کے ساتھ ہی قبر میں سے ایک شعلہ سا بلند ہوا اور آسمان کی طرف جاکر غائب ہوگیا۔

○

پراسرار تعویذ

تھیوسانگ عنبر کیٹی اور جولی سانگ بڑے خوش تھے۔

تھیوسانگ بولا۔

"ہم نے ایک بھٹکتی روح کو اس کی بیوی کی روح کے پاس پہنچا دیا یہ بڑا اچھا کام ہوا ہے"۔

کیٹی بولی۔

"اب یہ لالچی یہودی ایک مہینے تک اسی قبر میں بند رہے گا"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"اب ہمیں اس شہر سے نکل جانا چاہیے کیونکہ ناگ کے بارے میں سائنس دان کی روح نے ہمیں بتا دیا ہے کہ وہ تین ہزار سال پیچھے قدیم فرعونوں کے زمانے میں پہنچ گیا ہے"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر بولا۔

"مگر ماریا کا ہمیں ابھی تک کچھ علم نہیں ہے۔ ہمیں ماریا کو یہاں رہ کر تلاش کرنا ہوگا"۔

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"ماریا! پاکستان کے شہر ٹیکسلا کے عجائب گھر والے باغ سے غائب ہوئی تھی۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں واپس ٹیکسلا جاکر اسی جگہ اس کا سراغ لگانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہاں ہم شاید ماریا کو حاصل نہ کرسکیں گے"۔

جولی سانگ کیٹی اور عنبر کو بھی تھیوسانگ کی یہ تجویز پسند آئی۔ عنبر بولا۔

"ٹھیک ہے ہم آج ہی ہوائی جہاز میں پاکستان کے لئے چار سیٹیں بک کروا لیتے ہیں"۔

کیٹی بولی۔

"مگر یہاں کی پولیس ہماری تلاش میں ہے۔ وہ ایئرپورٹ پر بھی پہنچ جائے گی"۔

عنبر بولا۔

"پولیس ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ ہم ان سب کو بھگادیں گے"۔

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر اس کا نقصان ضرور ہوگا کہ ایئر پورٹ پر افراتفری مچ جائے گی۔ ہوسکتا ہے یہاں کی فوج بھی آجائے اور پھر ہوائی جہاز کی پرواز بھی ملتوی ہوسکتی ہے یوں ہم پاکستان نہ جاسکیں گے"۔

جولی سانگ کچھ سوچ کربولی۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں بھیس بدل کر یہاں سے نکلنا چاہیے"۔

عنبر اور تھیوسانگ مسکرائے۔ کیٹی بولی۔

"جولی سانگ ٹھیک کہہ رہی ہے ہمیں بھیس بدل کر نکلنا ہوتا۔ اس طرح سے ہم آسانی سے فرار ہونے میں کامیاب ہوجائیں گے، شور بھی نہیں مچے گا۔ اور ہم یہاں سے پرواز بھی کرجائیں گے"۔

عنبر نے پوچھا۔

"لیکن ہم کیا بھیس بدلیں گے؟"

کیٹی نے کہا۔

"ہم ڈسکو گانے والے بن جاتے ہیں"۔

یہ تجویز سب کو پسند آئی۔ وہ قبرستان سے نکل کر سیدھے شہر کے ایک بڑے سٹور میں گئے۔ روپے ان کے پاس کافی تھے۔ انہوں نے وہاں سے ڈسکو بوائے کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کپڑے اور گٹاریں خریدیں اور ہوٹل میں آکر بھیس بدل لیا۔ سب نے چہرے پر چھوٹی چھوٹی داڑھیاں لگالیں۔ سروں پر گولڈن بالوں والی وگیں جمالیں۔ تنگ پتلونیں اور نیلی سنہری جیکٹیں پہن لیں۔ ہاتھوں میں گٹاریں پکڑلیں۔ اور جب عنبر تھیوسانگ کیٹی اور جولی سانگ اس بھیس میں ہوٹل سے باہر نکلے تو وہ یورپ کے گانے والے ڈسکو سنگرز لگ رہے تھے۔ کوئی نہیں پہچان سکتا تھا کہ یہ عنبر تھیوسانگ وغیرہ ہیں۔ کیٹی اور جولی سانگ نے بھی ڈسکو بوائز کا بھیس بدل رکھا تھا۔

ہوٹل سے نکل کر وہ سیدھے ائیر پورٹ پر پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر اچانک عنبر رک گیا۔ اس نے کہا۔

"ایک بات تو ہم بھول ہی گئے ہیں۔ یہاں تو ٹکٹ لینے کے لئے پاسپورٹ دکھانا پڑے گا اور پاسپورٹ ہم میں سے کسی کی پاس نہیں ہے"۔

تھیوسانگ نے بے زاری سے سر جھٹک کر کہا۔

"اس ماڈرن زمانے میں پاسپورٹ کی بھی ایک مصیبت ہے یہ کیسا زمانہ ہے"۔

کیٹی اور جولی سانگ بھی ناامید سی ہو کر کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

عنبر بولا۔

"ہمیں کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیے"۔

ائیر پورٹ پر پولیس گشت لگا رہی تھی مگر ابھی تک پولیس نے عنبر تھیوسانگ اور جولی سانگ اور کیٹی میں سے کسی کو نہیں پہچانا تھا۔ سب انہیں ڈسکو سنگرز ہی سمجھ رہے تھے۔ چاروں لاؤنج کی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ اور سوچ رہے تھے کہ کیا کرنا چاہیے۔ پاسپورٹ حاصل کرنا ناممکن ہے۔ عنبر نے کہا۔

"صرف ایک ہی راستہ رہ گیا ہے کہ تھیوسانگ باری باری ہم سب کو چھوٹا بنا دے اور ہم کسی نہ کسی طرح جہاز میں سوار ہونے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد تھیوسانگ خود بھی چھوٹا بن کر جہاز پر آجائے"۔

تھیوسانگ بولا۔

"میں بھی یہی سوچ رہاتھا۔ ابھی جہاز اڑنے میں ایک گھنٹہ باقی ہے۔ یہ جہاز قاہرہ اور دوبئی سے ہوتا ہوا پاکستان پہنچے گا۔ تم لوگ میرے ساتھ اس طرف آجاؤ جدھر ہوائی اڈے کا جنگلہ ہے۔ کیونکہ وہاں سے تم لوگ جہاز پر سوار ہونے کی کوشش کرسکتے ہو"۔

سب اٹھ کر ہوائی اڈے کی دوسری طرف آگئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہاں ان کے سامنے لوہے کا جنگلہ لگا ہوا تھا۔ یہاں سے کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں تھی۔ لوہے کی جالی والی دیوار اوپر تک چلی گئی تھی۔ کیٹی نے کہا۔

"ہم چھوٹے بن کر جالی کے سوراخوں میں سے دوسری طرف نکل سکتے ہیں"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"وہ دور ائیر فرانس کا جہاز کھڑا ہے۔ اس پر سامان لادا جارہا ہے۔ تم لوگ سامان والے ٹرک پر چڑھ کر سامان کے ساتھ ہی جہاز میں سوار ہوجانا۔ میں یہاں پون گھنٹہ تمہارا انتظار کروں گا۔ اگر تم لوگ اتنی دیر میں واپس میرے پاس نہ آئے تو میں سمجھ جاؤں گا کہ تم جہاز پر سوار ہوگئے ہو۔ پھر میں بھی اپنے آپ کو چھوٹا بنا کر تمہارے پاس جہاز میں آجاؤں گا۔

عنبر جولی سانگ اور کیٹی نے کہا کہ بالکل ٹھیک ہے ہم ایسا ہی کریں گے۔

عنبر نے کہا

"اب تم ہمیں چھوٹا بنادو۔ جہاز ہم دیکھ رہے ہیں ہم اس کی طرف تھوڑا تھوڑا وقفہ ڈال کر جائیں گے"۔

تھیوسانگ نے عنبر جولی سانگ اور کیٹی کی گردنوں

پا انگلی لگا کر باری باری تینوں کو بالکل ننھا سا بنادیا۔ یہ اتنے چھوٹے ہوگئے تھے کہ آسانی سے دیکھے نہیں جاسکتے تھے۔ تھیوسانگ نے جھک کر عنبر سے کہا۔

"عنبر! پہلے تم جہاز کی طرف جاؤ"۔

عنبر بالکل انسانی انگلی جتنا بن چکا تھا۔ وہ جالی کی دیوار کے سوراخ میں سے دوسری طرف نکل گیا۔ اس کے دو منٹ بعد جولی سانگ اور دو منٹ بعد کیٹی بھی جالی دار دیوار کے سوراخ میں سے نکل کر جہاز کی طرف چل پڑی۔ آگے آگے عنبر تھا پیچھے جولی سانگ اور اس کے پیچھے کیٹی تھی۔ تینوں انگلی جتنے سائز کے تھی اور چلتے چلتے رن وے پر پہنچ گئے۔ جہاز سامنے کھڑا تھا جہاز اب انہیں بہت بڑا لگ رہا تھا۔

عنبر نے دیکھا کہ جہاز کے نیچے ایک ٹرک کھڑا ہے جس میں سے سامان نکال نکال کر جہاز میں بھرا جارہا تھا۔ عنبر اتنا چھوٹا تھا کہ وہاں وہ کسی کی نظر میں نہیں آرہا تھا۔ وہ کھسکتا ہوا ٹرک کے پیچھے آگیا۔ پھر ایک سوٹ کیس پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ یہ سوٹ کیس دوسرے سامان کے ساتھ جہاز کے اندر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد جولی سانگ اور کیٹی بھی سامان کے ساتھ ہی کسی نہ کسی طرح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہاز کے سامان والے خانے میں پہنچ گئی۔

ٹھیک آدھ پون گھنٹے بعد تھیوسانگ نے بھی اپنی گردن پر اپنی انگلی لگائی اور چھوٹا بن کر جالی کے سوراخ میں سے دوسری طرف نکل کر جہاز کی طرف روانہ ہوگیا۔ جس وقت تھیوسانگ جہاز کے قریب پہنچا تو جہاز پر سامان لادا جاچکا تھا۔ اور ٹرک بھی چلا گیا تھا۔ جہاز کے سامان والے خانے کا دروازہ بند کردیا گیا تھا۔ تھیوسانگ ایک طرف رک گیا۔ سوچنے لگا اب اسے کیا کرنا چاہیے۔ اسے یقین تھا کہ عنبر کیٹی اور جولی سانگ جہاز کے سامان والے خانے میں پہنچ گئے ہوں گے۔

مگر اب وہ اس خانے میں نہیں جاسکتا تھا۔ اب ایک ہی راستہ تھا کہ وہ اس سیڑھی پر سے گزر کر جہاز میں سوار ہو جس پر سے دوسرے مسافر قطار کی شکل میں جہاز پر سوار ہورہے تھے یہ کام آسان نہیں تھا۔ تھیوسانگ کو دیکھا جاسکتا تھا۔ وہ کیا کرے؟ وقت بھی کم تھا۔ جہاز کے پرواز کرنے میں صرف پندرہ منٹ باقی رہ گئے تھے۔

تھیوسانگ کا سائنسی خلائی دماغ بڑی تیزی سے کوئی اسکیم سوچ رہا تھا۔ آخر اسے سب سے آخر میں قطار

میں ایک موٹی انگریز عورت کھڑی نظر آئی۔ اس عورت نے زمین پر ایک بھاری تھیلا رکھا ہوا تھا۔ تھیوسانگ نے سوچا کہ اس کے سامنے صرف ایک ہی راستہ ہے کہ کسی طرح سے اس عورت کے تھیلے میں داخل ہوجائے۔ چنانچہ وہ تیزی سے چلتا ہوا عورت کے پیچھے نکل آیا۔ وہاں اس وقت کوئی نہیں تھا جو پیچھے سے اسے دیکھتا۔ مسافروں کی توجہ جہاز کی سیڑھی کی طرف تھی۔

تھیو سانگ بھی اتنا چھوچا تھا کہ آسانی سے کوئی اسے دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔ تھیو سانگ کی خوش قسمتی سے تھیلے کا منہ تھوڑا سا کھلا تھا۔ تھیو سانگ تھیلے میں داخل ہو گیا۔ تھیلے میں کتابیں اور کچھ ریشمی کپڑے بھرے ہوئے تھے۔ تھیو سانگ ریشمی کپڑوں میں دبک کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں عورت نے تھیلا اٹھایا اور سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ تھیو سانگ بھی اس عورت کے ساتھ جہاز میں سوار ہو گیا۔ عورت نے تھیلا سامان والی جگہ میں رکھنے کی بجائے اپنے سامنے دوسری سیٹ کے نیچے رکھ دیا۔ تھیو سانگ بڑا مطمئن تھا کہ کیٹی جولی سانگ اور عنبر کے ساتھ وہ بھی جہاز میں سوار ہو گیا ہے اور اب وہ پاکستان پہنچ جائے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھوڑی دیر بعد جہاز فضا میں پرواز کر گیا۔ انگریز عورت بھی اطمینان سے اپنی نشست پر بیٹھ گئی۔ اب اس نے تھیلے میں سے پڑھنے کے لئے کوئی کتاب نکالنے کے لئے تھیلے میں ہاتھ ڈالا تو تھیو سانگ جلدی سے ریشمی کپڑوں میں ایک طرف ہٹ گیا۔ وہ عورت کے گورے گورے ہاتھ کو تھیلے کے اندر کتاب ٹٹولتے دیکھ رہا تھا۔ عورت نے ایک کتاب تھیلے سے باہر نکالی اور اسے کھول کر پڑھنے لگی۔ تھیو سانگ نے اطمینان کا سانس لیا۔ جہاز اپنی منزل کی طرف پرواز کر رہا تھا۔

جہاز کے نیچے سامان والے خانے میں عنبر جولی سانگ اور کیٹی بھی بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ انہیں بھی انتظار تھا کہ جہاز کب پاکستان پہنچتا ہے۔ کیٹی نے کہا۔

"تھیو سانگ بھی ضرور جہاز پر سوار ہو گیا ہو گا۔ مگر اسے اس طرف آنا چاہیے تھا"۔

عنبر نے کہا۔

"تھیو سانگ کو سب سے آخر میں آنا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے آنے تک سامان لادا جا چکا ہو۔ اور اسے دوسرے مسافروں کے ساتھ جہاز کے اندر جانا پڑ گیا

ہو"۔

جولی سانگ بولی۔

"خدا کرے کہ وہ سوار ہو گیا ہو"۔

عنبر کہنے لگا۔

"اگر نہ بھی سوار ہوا ہو گا تو دوسرے جہاز میں آجائے گا یہ جگہ چونکہ ہوا بند یعنی ایئرٹائٹ ہے اس لئے یہاں سے نہ ہماری خوشبو تھیوسانگ تک جارہی ہے نہ اس کی خوشبو ہمارے تک آرہی ہے۔ اب تو اگلے ایئرپورٹ یعنی قاہرہ پہنچ کر ہی پتہ چلے گا کہ تھیوسانگ اس جہاز میں موجود ہے کہ نہیں"۔

کیٹی نے کہا۔

"وہ ضرور جہاز میں ہی ہوگا"۔

ادھر جہاز کے سامان والے خانے میں کیٹی جولی سانگ اور عنبر باتیں کررہے تھے اور دوسری طرف جہاز کے اندر انگریز عورت کے تھیلے میں چھپا تھیوسانگ خاموش بیٹھا تھا۔ جہاز قاہرہ کے ایئر پورٹ پر اترا تو سامان والے خانے کا دروازہ کھول دیا گیا۔ ہوا کا دباؤ ختم ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی کیٹی عنبراور جولی سانگ کو تھیوسانگ کی خوشبو اور تھیوسانگ کو اپنے ساتھیوں کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوشبو محسوس ہورہی تھی۔ اس طرح سے وہ سب اپنی اپنی جگہ مطمئن ہوگئے۔

قاہرہ جہاز تھوڑی دیر رکا اور پھر آگے دوبئی کی طرف چل پڑا۔ دوبئی میں بھی جہاز نے مختصر قیام کرنے کے بعد پاکستان کے لئے پرواز شروع کردی۔ رات کے دس بج رہے تھے جب جہاز کراچی کے ایئرپورٹ پر اتر گیا۔ سامان کے ساتھ ہی کیٹی عنبر اور جولی سانگ ایئرپورٹ سے باہر ایک طرف اندھیرے میں کھڑے ہوگئے۔

اب انہیں اپنے ساتھی تھیوسانگ کا انتظار تھا۔ تھیوسانگ کی خوشبو انہیں برابر آرہی تھی۔ جب تک تھیوسانگ آکر ان کی گردنوں پر اپنی انگلی نہیں لگاتا وہ بڑے نہیں ہوسکتے تھے۔ دوسری طرف تھیوسانگ کو بھی عنبر کیٹی اور جولی سانگ کی خوشبو آرہی تھی۔ تھیوسانگ ابھی تک انگریز عورت کے تھیلے میں ہی تھا۔ انگریز عورت تھیلہ کاندھے پر ڈال کر جہاز سے اتر کر نیچے انٹرنیشنل لاؤنج میں آکر بیٹھ گئی تھی۔ کیونکہ اسے کراچی نہیں اترنا تھا بلکہ آگے جاپان جانا تھا۔ تھیوسانگ نے تھیلے میں سے ننھی سی گردن نکال کر دیکھا انگریز عورت اس کے بالکل

پاس بیٹھی تھی۔ یہاں سے اگر وہ باہر نکلتا ہے تو انگریز عورت اسے دیکھ سکتی تھی۔ وہ سوچنے لگا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ آخر ایک ترکیب اس کے ذہن میں آگئی۔

اس نے تھیلے میں سے نکل کر اپنی انگلی انگریز عورت کی پنڈلی پر زور سے رگڑی۔ انگریز عورت اپنی ٹانگ کھجانے لگی۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ ننھی سی بن گئی۔ فوراً تھیوسانگ نے اپنی گردن پر اپنی انگلی لگائی اور وہ پورے قد کا آدمی بن گیا۔ وہ جلدی سے عورت کی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور انگریز عورت جو شور مچانے لگی تھی اس کو اٹھا کر تھیلے میں ڈال دیا اور تھیلے کا منہ بند کردیا۔

اتفاق سے وہاں اردگرد کوئی دوسرا مسافر نہیں بیٹھا ہوا تھا۔ تھیوسانگ انگریز عورت کو اس حالت میں نہیں چھوڑنا چاہتا تھا وہ تھیلہ لے کر اٹھا اور مردوں کے باتھ روم میں داخل ہوگیا۔ باتھ روم خالی پڑا تھا۔ تھیوسانگ نے تھیلے میں سے انگریز عورت کو نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا۔ انگریز عورت خوف زدہ آواز میں انگریزی چیخ و پکار کررہی تھی اور کہہ رہی تھی۔ مجھے کیا ہوگیا ہے؟ مجھے کیا ہوگیا ہے؟ اور وہ رو رہی تھی۔

تھیوسانگ نے اس کے کان کے قریب منہ لے جا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر کہا۔

"میڈم! میں ابھی تمہیں پھر سے بڑا کردوں گا مگر شرط یہ ہے کہ جب تک میں ہاتھ روم سے نکل نہیں جاتا تم اسی جگہ رہوگی اور کسی سے کوئی بات نہیں کروگی۔ تمہیں میری یہ شرط منظور ہے

انگریز عورت کی جان پر بنی ہوئی تھی۔ کہنے لگی۔"

" مجھے منظور ہے پلیز! مجھے پھر سے بڑا کردو بھائی"

تھیوسانگ نے آہستہ سے انگریز عورت کو فرش پر بٹھا دیا اور پھر سے اس کی گردن پر اپنی انگلی لگادی۔ انگلی کے لگتے ہی انگریز عورت پھر سے بڑی ہوگئی۔ وہ پریشان ہوکر اپنے چاروں طرف دیکھنے لگی۔ تھیوسانگ نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" میڈم! تمہیں اپنا وعدہ یاد ہے ناں؟ میں جارہا ہوں اور تم کچھ دیر اس جگہ کھڑی رہوگی اور میرے بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کروگی۔

انگریز عورت ہکی بکی ہوچکی تھی۔ خوف کے مارے اس کے منہ سے کوئی بات نہیں نکل رہی تھی۔ وہ بار بار اپنے جسم کو تکتی کہ کیا واقعی میں اتنی چھوٹی ہوگئی تھی۔ تھیوسانگ اسے حیران پریشان چھوڑ کر ہاتھ روم سے

نکل گیا۔ باہر آتے ہی وہ اس طرف چلا جدھر سے اسے عنبر اور جولی سانگ کی خوشبو آرہی تھی۔ بہت جلد ہی وہ ان کے پاس پہنچ گیا۔ سب کراچی پہنچنے پر بڑے خوش ہوئے۔ کیپٹن نے کہا۔

" اب ہم ریل گاڑی کے ذریعے لاہور پہنچیں گے ہوائی جہاز میں بڑی مصیبت ہوتی ہے۔

تھیوسانگ نے ان تینوں کو پھر سے پورے قد کا بڑا کردیا تھا۔ عنبر نے کہا

" اب تو ہمیں پاسپورٹ دکھانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ہم بڑی آسانی سے کراچی سے لاہور تک ہوائی جہاز میں سفر کرسکتے ہیں۔

تھیوسانگ اور جولی سانگ نے بھی یہی کہا کہ ہمیں ہوائی جہاز میں ہی سفر کرنا چاہیے۔ عنبر بولا۔

" لاہور تو جہاز رات کے بارہ بجے پرواز کرے گا۔ ہم اسی جہاز میں سیٹیں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

اور وہ چاروں ساتھی اور دوست ائیر پورٹ پر جہاز کے دفتر کی طرف آگئے معلوم ہوا کہ دفتر بند ہے اور انہیں لاہور کی لئے سیٹیں لینے کے واسطے دوسرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دن پی آئی اے کے شہر والے آفس جانا ہوگا۔ کیٹی بولی۔

" میرا خیال ہے باقی رات ہم یہیں ایئر پورٹ پر ہی گزارتے ہیں۔ انہیں شہر جانے کی جلدی بھی نہیں تھی چنانچہ وہ ایئر پورٹ کے لاؤنج میں ہی بیٹھ گئے۔ ساری رات انہوں نے کراچی ایئر پورٹ کے لاؤنج میں گزار دی۔ دوسرے دن وہ لاہور جانے کی بجائے اسلام آباد جانے والے جہاز میں سوار ہوگئے۔ کیونکہ وہ ٹیکسلا جاکر ایک بار پھر ماریا کا سراغ لگانا چاہتے تھے۔ کراچی میں ہی انہوں نے اپنے ڈسکو بوائز والے کپڑے تبدیل کرلئے تھے اور عام لباس پہن لیا تھا۔

اسلام آباد انہوں نے ایک ہوٹل میں دو کمرے لے لئے۔ دوپہر کے بعد عنبر تھیوسانگ جولی سانگ اور کیٹی وہاں سے ٹیکسلا آگئے سب سے پہلے وہ ٹیکسلا کے عجائب گھر میں آئے۔ کیونکہ اسی جگہ سے ماریا غائب ہوئی تھی۔ عجائب گھر میں ایسی کوئی نشانی نہیں تھی جس سے انہیں ماریا کا کچھ سراغ ملتا۔ پھر بھی وہ عجائب گھر میں پھرتے رہے۔ اسی عجائب گھر میں اس یم راج کا بت بھی تھا۔ جس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ ماتھے پر زخم کا نشان

تھا اور جس نے ماریا کو اغوا کرکے دو ہزار برس پیچھے کے زمانے میں پہنچا دیا تھا۔ مگر عنبر تھیوسانگ جولی سانگ اور کیٹی میں سے کسی کو اس بت پر شک نہ ہوا۔ آپ نے پچھلی کتاب میں پڑھا ہوگا کہ یہی وہ یم راج تھا جو دلہنوں کو اغوا کرکے انہیں پتھر بناکر جنگل میں یا کسی چٹان کے پاس لٹا دیتا تھا۔ ماریا کو بھی اس نے دو ہزار برس پیچھے لے جاکر ایک شیش محل کے باغ میں لٹا کر پتھر بنا دیا تھا۔

عجائب گھر سے نکل کر تھیوسانگ عنبر وغیرہ اس کے باغ میں آئے تو انہوں نے باغ کے کونے میں ایک عورت کا ایسا بت زمین پر لیٹا ہوا دیکھا جس نے دلہنوں والے کپڑے اور زیور پہن رکھے تھے۔ یہ سارے کپڑے اور زیور بھی پتھر ہی کے تھے۔ جولی سانگ نے اس دلہن کے بت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" ایک دلہن کا بت میں نے پہلی بار دیکھا ہے"

کیٹی نے ہنس کر کہا۔

" میرا خیال ہے کسی جادوگر کو اس کی بیوی نے تنگ کیا ہوگا۔ اور اس نے اسے پتھر بنادیا۔"

تھیوسانگ اور عنبر بھی دلہن کے بت کو دیکھنے لگے۔ تھیوسانگ نے جھک کر دلہن کے بت کے بازو پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہاتھ رکھا اور جیسے کچھ غور کرنے لگا۔ عنبر نے پوچھا۔

" تھیوسانگ! کیا تم اس پتھر کے دل کی دھڑکن سننے کی کوشش کر رہے ہو؟"

عنبر نے مذاق کیا تھا مگر تھیوسانگ بولا۔

" تم مذاق سمجھ رہے ہو۔ لیکن یقین کرو اس پتھر کی دلہن کا دل دھڑک رہا ہے۔"

یہ سُنا تھا کہ جولی سانگ' کیٹی سانگ اور عنبر چونک پڑے۔ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ پتھر کے بت کا دل دھڑک رہا ہو۔ عنبر نے کہا۔

" تھیوسانگ! کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟"

کیٹی نے کہا۔

"تھیوسانگ کو اپنے دل کی دھڑکن محسوس ہو رہی ہوگی۔"

جولی سانگ نے جھک کر پتھر کی دلہن کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ جولی سانگ خلائی مخلوق تھی اور تھیوسانگ کی بہن تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اگر تھیوسانگ نے ایسا کہا ہے تو اس میں جھوٹ کی گنجائش نہیں ہوسکتی تھی۔ جولی سانگ نے محسوس کیا کہ پتھر کی دلہن کا دل بہت دھیمی دھیمی آواز میں دھڑک رہا تھا۔

جولی سانگ نے عنبر کی طرف دیکھ کر کہا۔

" عنبر پتھر کی دلہن کا دل دھڑک رہا ہے۔ اگرچہ یہ دھڑکن بہت دھیمی ہے۔"

اب عنبر اور کیٹی نے بھی اپنے اپنے ہاتھ پتھر کی دلہن کے سینے پر رکھے اور انہیں پتھر کے اندر سے دل کی آہستہ آہستہ دھڑکن محسوس ہوئی۔ اب تو وہ چاروں وہیں پتھر کی دلہن کے پاس گھاس پر بیٹھ گئے۔ اپنی طرف سے وہ یوں بیٹھ گئے۔ جیسے تھک گئے ہوں۔ اور ذرا آرام کے لئے وہاں بیٹھ گئے ہوں۔ عنبر نے تھیوسانگ کی طرف دیکھا اور کہا" تھیوسانگ! تم اس سے کیا نتیجہ نکالتے ہو؟"

تھیوسانگ نے اپنا ہاتھ دوبارہ پتھر کی دلہن کے بازو پر رکھ دیا اور بولا۔

" میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔"

جولی سانگ کہنے لگی ۔

" پر میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ یہ بت پتھر میں سے نہیں تراشا گیا بلکہ زندہ عورت کو کسی طلسم سے پتھر بنادیا گیا ہے۔"

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کسی انسان کو علم کی وجہ سے ایسے پتھر بنایا جائے اور وہ انسان سارا پتھر کا بن جائے مگر اس کا دل دھڑکتا رہے"

تھیوسانگ کا چہرہ سنجیدہ ہوگیا تھا۔ کہنے لگا۔

"عنبر بھائی! کبھی کبھی ایسا ہوجاتا ہے کہ آدمی کے سارے جسم پر طلسم کا اثر ہوجائے مگر دل پر اس کا اثر نہ ہو۔ عام طور پر یہ اس انسان کے ساتھ ہوتا ہے جس کا دل کسی کی محبت سے بھرا ہوا ہو۔ مجھے یقین ہے کہ جس وقت اس عورت کو پتھر بنایا گیا۔ اس وقت اس عورت کے دل میں کسی کی محبت کا خیال تھا"

کیٹی کہنے لگی۔

"یہ عورت اس وقت دلہن بنی ہوئی تھی۔ ظاہر ہے کہ اس کے دل میں اس کے ہونے والے خاوند کا ہی خیال ہوگا۔"

عنبر بولا۔

" عجیب اسرار ہے۔ لیکن تھیوسانگ! اگر اس عورت کا دل دھڑک رہا ہے تو ضرور یہ اندر سے زندہ ہوگی اور اگر یہ زندہ ہے تو ہم اس سے بات بھی کرسکتے ہیں۔"

تھیوسانگ نے لیٹی ہوئی پتھر کی دلہن کی انکھوں میں جھک کر غور سے دیکھا۔ پتھر کی دلہن کی آنکھیں ایسے تھیں۔ جیسے وہ دور کسی کے انتظار میں ہوں۔ کسی کی راہ دیکھ رہی ہوں۔ تھیوسانگ بولا

"یہ دلہن پتھر بنتے وقت کسی کی راہ تک رہی تھی۔ اس کی آنکھیں ایک طرف لگی ہوئی ہیں۔"

جولی سانگ بولی ۔

" اس کی آنکھوں میں حسرت ہے۔ اداسی ہے دکھ اور غم ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

" اس غم' دکھ اور اداسی کی وجہ یہ ہے کہ اس عورت کو اس کی مرضی کے خلاف زبردستی جادو کے ذریعے پتھر کے بت میں بدل دیا گیاہے یہ دلہن تو اپنے ساجن کے گھر جانے والی تھی۔کہ کسی ظالم جادو گر نے اس کی خوشیوں کو آگ لگا دی ۔ آخر اس جادو گر کو بھی کیا ملا؟"

دلہن تو پتھر بن گئی۔ جولی سانگ بولی۔

تھیوسانگ ابھی تک کسی گہری سوچ میں تھا۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" مجھے اس پتھر کی دلہن کی آنکھیں بھی زندہ لگتی ہیں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ کچھ کہنا چاہ رہی ہیں عنبر نے غور سے پتھر کی دلہن کی آنکھوں کو دیکھا۔ کہنے لگا۔

" تم ٹھیک کہتے ہو تھیوسانگ! یہ آنکھیں بات کرنا چاہتی ہیں۔"

جولی سانگ اور کیٹی نے بھی پتھر کی دلہن کی آنکھوں کو جھک کر دیکھا کیٹی کہنے لگی۔

"تھیوسانگ! اس معمے کو حل کرنا چاہیے۔ ہوسکتا ہے کہ اس طرح سے ہمیں ماریا کا بھی کچھ سراغ مل جائے ۔

تھیوسانگ اب زیادہ توجہ سے پتھر کی دلہن کے بت کو چاروں طرف سے دیکھنے لگا۔ اسے چھوٹا سا ایک تعویز نظر آیا جو دلہن کی گردن میں پڑا تھا۔ تعویز اب پتھر بن چکا تھا۔ تھیوسانگ نے تعویز پر انگلی پھیری تو اسے تعویز کی سطح نرم محسوس ہوئی

تھیوسانگ بولا۔

تعویز کی سطح نرم ہے عنبر میں اس کو کھولنے لگا ہوں۔

عنبر نے آس پاس دیکھا۔ وہاں عجائب گھر کے باغ

میں اس وقت کوئی چوکیدار نہیں تھا۔ جولی سانگ نے کہا۔

" تعویز کو کھولو تھیوسانگ!"

تھیوسانگ نے تعویز کی پتھریلی مگر نرم سطح کو دبایا تو تعویز کا ڈھکنا کھل گیا۔ تعویز کے اندر زرد رنگ کا ایک کاغذ تہہ کرکے رکھ دیا گیا تھا۔ تھیوسانگ کاغذ نکالنے لگا تو کیٹی نے کہا۔

" دھیان سے تھیوسانگ"

تھیوسانگ نے کاغذ باہر نکال لیا۔ کاغذ بے حد خستہ ہورہا تھا اسے کھولا گیا تو اس پر سیاہ رنگ کی آڑھی ترچھی لکیریں پڑی تھیں۔ ایک طرف قدیم یونانی زبان میں ایک عبارت لکھی تھی۔

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دلہن کون تھی؟

عنبر ناگ ماریا تھیوسانگ اور اس کے ساتھی دنیا کی ہر زبان کو پڑھ لیتے تھے۔

عنبر نے پڑھا۔ لکھا تھا۔

"شبالی! میں تیرا دریا کنارے والی لال چٹانوں کے غار میں انتظار کروں گا"۔

بس صرف یہی عبارت لکھی تھی۔ نیچے لکھنے والے کانام بھی نہیں درج تھا۔ آڑی ترچھی لکیروں میں دریا کنارے والی لال چٹان دکھائی گئی تھی۔ عنبر کہنے لگا۔

"لگتا ہے اس لڑکی کا نام شبالی ہے اور یہ خط اس کے ہونے والے خاوند نے شادی سے پہلے لکھا ہوگا"۔

کیٹی بولی۔

"مگر اس دلہن نے یہ خط تعویز بنا کر گلے میں کیوں ڈال لیا"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"ہوسکتا ہے یہ اس پریم بھرے خط کو یادگار کے طور پر اپنے پاس رکھنا چاہتی ہو۔ کیونکہ آخر یہ اس کے محبوب خاوند کا خط تھا"۔

کیٹی کہنے لگی۔

"یہ سب کچھ اسی علاقے میں ہوا تھا۔ اگرچہ اس واقع کو دو اڑھائی ہزار سال گزر گئے ہیں مگر لال چٹانوں کے پاس دریا ابھی تک اسی جگہ بہہ رہا ہے"۔

جولی سانگ نے کیٹی کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو؟"

کیٹی بولی۔

"میں چاہتی ہوں کہ لال چٹانوں والی غار میں چل کر دیکھا جائے کہ وہاں اب کیا ہے؟"

تھیوسانگ بولا۔

"وہاں اب کیا ہوگا؟ کچھ بھی نہیں۔ ڈھائی ہزار سال گزر گئے ہیں۔ اب وہاں سوائے مٹی پتھروں کے اور کیا ہوگا"۔

عنبر نے کہا۔

"تھیوسانگ بھائی! اگر ڈھائی ہزار سال گزر جائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر بھی اس پتھر کی دلہن کا دل دھڑکتا رہ سکتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ غار میں بھی ہمیں کچھ اپنے مطلب کا سراغ مل جائے"۔

جولی سانگ کہنے لگی۔

"ماریا اسی جگہ سے گم ہوئی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہوجاتا ہے کہ پتھر کی دلہن کے دل کی دھڑکن کی وجہ معلوم کریں"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ ابھی شام نہیں ہوئی۔ چلو دریا والی لال چٹانوں کی طرف چلتے ہیں۔ وہ یہاں سے زیادہ دور نہیں ہیں"۔

عنبر تھیوسانگ جولی سانگ اور کیٹی اسی وقت عجائب گھر سے نکل کر لال چٹانوں کی طرف روانہ ہوگئے۔ یہ جگہ وہاں سے دو تین میل کے فاصلے پر تھی۔ ایک پرانا دریا جو اب خشک ہوچکا تھا۔ اس دریا میں پانی صرف ایک چھوٹے سے پہاڑی نالے کی طرح سے بہہ رہا تھا۔ خشک دریا کے بائیں طرف لال چٹانوں کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ عنبر تھیوسانگ جولی سانگ اور کیٹی ان چٹانوں میں آگئے۔ تعویز عنبر کے ہاتھ میں تھا۔ اس میں جو نقشہ دیا

گیا تھا عنبر اسی کے حساب سے راستہ تلاش کر رہا تھا۔ نقشے میں ایک جگہ چٹانوں کی دو نوکیں دکھائی گئی تھیں مگر یہ دو نوکوں والی چٹانیں انہیں کہیں نظر نہیں آرہی تھیں۔

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"ڈھائی ہزار سال کے عرصے میں آندھیوں اور زلزلوں کی وجہ سے چٹانوں کی نوکیں کیسے سلامت رہ سکتی ہیں۔ عنبر بھائی!"۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو مگر پھر ہمیں وہ غار کہاں ملے گا جہاں پتھر کی دلہن کو آنے کے لئے کہا گیا تھا"۔

وہ ایک جگہ بیٹھ گئے۔ تھیو سانگ اور عنبر نے ایک بار پھر خط نما تعویز کو بڑے غور سے پڑھا اور دیکھا۔ اس کے کونے میں ایک جگہ مہینے کا نام لکھا ہوا تھا۔ عنبر نے وہ تاریخ تھیو سانگ کو بتائی اور کہا۔

"تھیوسانگ حساب لگا کر بتاؤ کہ یہ مہینے کا کون سا دن تھا"۔

تھیو سانگ کا خلائی ذہن تاریخ وغیرہ معلوم کرنے کے سلسلے میں بالکل کمپیوٹر کی طرح چلتا تھا۔ اس نے ایک سیکنڈ کے لئے آنکھیں بند کیں اور بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"موسم بہار کی چاندنی رات تھی اس روز"۔

"یعنی جس روز پتھر کی دلہن کو اس کے ہونے والے خاوند نے غار میں آنے کے لئے کہا تھا؟"

کیٹی نے سوال کیا۔

عنبر بولا۔

"بالکل یہی دن ہے۔ آج بھی تو چاند کی گیارہویں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ آج ہی کی رات ہو۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں آج کی رات اس غار کو تلاش کر کے اسی جگہ رہنا چاہیے۔ ہوسکتا ہے کہ ہمیں اس جگہ سے ماریا کا کوئی سراغ مل جائے"۔

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"ٹھیک ہے تو پہلے غار تو تلاش کیا جائے۔"

انہوں نے ایک بار پھر غار کی تلاش شروع کردی۔ آخر لال چٹانوں کے درمیان کافی آگے آ کر انہیں جنگلی خشک جھاڑیوں کے پیچھے ایک شگاف نظر آیا۔ وہ جلدی سے وہاں پہنچے۔ دیکھا کہ یہ ایک غار کا شگاف ہے۔ اندر اندھیرا تھا۔ مگر اس اندھیرے میں بھی انہیں غار میں اترتے بڑے پتھر اور جانوروں کی ہڈیاں نظر آ رہی تھیں۔

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ راتوں کو چیتے یا گیدڑ یہاں جانوروں کو شکار کر کے لاتے اور کھاتے تھے"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"چلو غار کے اندر چلتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ہی وہ غار ہے"۔

وہ چاروں غار میں داخل ہو گئے۔ غار چھوٹا سا تھا۔ اندر سوائے گرے پڑے تیروں اور بکھری ہوئی ہڈیوں کے اور کچھ بھی نہیں تھا۔

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے"۔

عنبر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی جگہ چھپ کر رات کے دو بجے تک بیٹھے رہنا چاہئے۔ میرا دل کہتا ہے کہ یہاں کوئی شے ہونے والی ہے"۔

تھیوسانگ نے جولی سانگ اور کیٹی کی طرف دیکھا۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ عنبر کا خیال درست ہے۔

پس انہوں نے وہیں بیٹھ کر رات کا انتظار شروع کر دیا۔ چاندنی رات کو کیا ہونے والا تھا؟ انہیں کچھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معلوم نہیں تھا۔ بس ان کو یقین تھا کہ چاندنی رات میں کچھ نہ کچھ ضرور ہو گا۔ پہلے تو وہ غار کے اندر بیٹھے رہے پھر غار سے باہر نکل آئے اور اس کے سامنے ایک چٹان کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے۔

جب رات آدھی سے زیادہ گذر گئی اور چاند نے بھی مغرب کی طرف ڈھلنا شروع کر دیا تو ان سب کو رات کی خاموش فضا میں ایک عجیب آواز سنائی دی۔ سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ جیسے کہہ رہے ہوں کہ یہ آواز ہم نے سن لی ہے مگر اب بولنا بالکل نہیں ہے۔ خاموش رہنا ہو گا۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے چلتے وقت کسی کے پاؤں کی جھانجھر بول رہی ہو۔ جھانجھر کی پراسرار آواز خشک دریا کی طرف سے لال چٹانوں کی جانب آ رہی تھی۔ عنبر، تھیوسانگ، جولی سانگ اور کیٹی ایک چھوٹی چٹان کے پیچھے خاموش بیٹھے تھے۔ ان کی آنکھیں اس طرف لگی تھیں جس طرف سے جھانجھر کی آواز آ رہی تھی۔

پھر انہیں مدھم ہوتی پھیکی چاندنی میں ایک انسانی سایہ دکھائی دیا جو زمین سے اوپر اوپر آہستہ آہستہ چلا آ رہا تھا۔ اس کے چلنے کے انداز سے جھانجھر کی آواز

پیدا ہوتی تھی۔ یہ انسانی سایہ جب چٹانوں کے قریب آیا تو سب نے دیکھا کہ وہ ایک عورت تھی جس نے دلہنوں والا لباس پہن رکھا تھا۔ اس عورت کے ہاتھ میں پھولوں کا ہار تھا۔ وہ غار کے پاس آ کر رک گئی۔ پھر اس نے پلٹ کر پیچھے ایک نظر ڈالی اور غار میں داخل ہو گئی۔

عنبر نے سرگوشی کی۔

"تم نے پہچانا اسے؟ یہ وہی دلہن ہے جو پتھر کے بت کی شکل میں عجائب گھر کے باغ میں لیٹی ہے اور جس کے گلے سے ہم نے یہ تعویذ نکالا تھا"۔

تھیوسانگ آہستہ سے بولا۔

"ہاں! یہ وہی دلہن ہے۔ مگر وہ غار میں کیا کرنے آئی ہے؟"

کیٹی نے کہا۔

"چلو چل کر دیکھتے ہیں۔ شاید اس سے ناگ ماریا کا کچھ پتہ مل سکے"۔

چاروں ساتھی اٹھے اور چٹان کے پتھروں کے ساتھ ساتھ کھسکتے غار میں آ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ غار کے اندر عورت کے آ جانے سے ہلکی ہلکی نیلی روشنی سی ہو گئی ہے۔ دلہن عورت غار کے درمیان دونوں بازو اٹھائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھڑی ہے۔ اس کے ایک ہاتھ میں پھولوں کا ہار ہے اور وہ کہہ رہی ہے۔

"کیا تم مجھے لینے نہیں آؤ گے؟ میں سینکڑوں سال سے تمہاری راہ دیکھ رہی ہوں"۔

عنبر، تھیوسانگ، جولی سانگ اور کیٹی چپ کھڑے اس پراسرار دلہن کو دیکھ رہے تھے۔

پراسرار دلہن نے دونوں بازو نیچے کر لئے۔ سر کو جھٹک کر اپنے بالوں کو بکھیر لیا اور سر کو چاروں طرف گھما کر دیکھا۔ پھر آہستہ سے کہا۔

"میں جانتی ہوں تم لوگ غار میں موجود ہو۔ میں نے ہی تمہیں یہاں آنے کی اجازت دی تھی"۔

اب عنبر، تھیوسانگ اور کیٹی جولی سانگ کو کچھ حوصلہ ہوا۔ جولی سانگ نے آگے بڑھ کر کہا۔

"اے دکھی بہن! ہمیں بتا کہ ہم تمہاری کیا مدد کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ہم بھی اپنے ایک بھائی ناگ اور ایک بہن ماریا سے جدا ہیں مگر ہم تمہارے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ہمیں تم سے بہت ہمدردی ہے کیونکہ تو ایک ایسی دلہن ہے جو اپنے دلہا سے جدا ہو گئی ہے"۔

پراسرار دلہن کا چہرہ جولی سانگ کی طرف تھا۔

اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اب تھیوسانگ عنبر اور کیٹی بھی سامنے آ گئے۔

عنبر نے کہا۔

"تم بھی ہماری بہن ہو شبالی! ہم تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں۔ بتاؤ ہم تمہاری کس طرح مدد کر سکتے ہیں"۔

پراسرار دلہن نے غم زدہ آواز میں کہا۔

"میں جانتی ہوں تم لوگ ہزاروں سال سے ایک خطرناک اور پراسرار سفر کر رہے ہو۔ میں جانتی ہوں کہ ناگ اور ماریا تم سے جدا ہو گئے ہیں---- میں نے اسی لئے تم لوگوں کو یہاں بلایا تھا۔ کیونکہ میں جانتی تھی کہ اس دنیا کے ڈرپوک اور خودغرض لوگ میری مدد نہیں کر سکیں گے۔ وہ تو مجھے دیکھتے ہی چڑیل سمجھ کر یا بھاگ جاتے ہیں یا غش کھا کر گر پڑتے ہیں"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"شبالی بہن! ہمیں بتاؤ کہ ہم تمہارے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ وہ کون سا طریقہ ہے جس پر عمل کر کے ہم تمہیں تمہارے دلہا کے پاس پہنچائیں"۔

پراسرار دلہن نے کہا۔

"سنو! جس شخص کا بت تم لوگوں نے ٹیکسلا کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عجائب گھر میں دیکھا ہے اور جس کے ہاتھ میں تلوار ہے اور جس کے ماتھے پر تلوار کے زخم کا نشان ہے۔ اس کا نام یم راج ہے۔ وہ دلہن چور ہے۔ وہ آج سے تین ہزار سال پہلے دلہنوں کو اغوا کر کے لے جاتا اور انہیں پتھر بنا کر زمین پر لٹا دیتا تھا۔ میرے ساتھ بھی اس نے یہی کیا۔ میری شادی ہو رہی تھی۔ میں دلہن بنی بیٹھی تھی کہ اچانک یم راج آ گیا۔ اس کو دیکھ کر مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا۔ یم راج نے مجھے اشارہ کیا اور میں اس کے جادو کے اثر سے اپنے آپ اٹھ کر اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ پھر وہ مجھے اس ویرانے میں لے آیا جہاں آج کل ٹیکسلا کے عجائب گھر کا باغ ہے۔ اس نے مجھے باغ میں لیٹ جانے کا حکم دیا۔ میں لیٹ گئی۔ پھر اس نے مجھ پر طلسم کا منتر پڑھ کر پھونکا اور میں دلہنوں والے لباس اور زیورات سمیت پتھر بن گئی۔ مگر میرے گلے میں ایک تعویز پڑا تھا۔ وہ پتھر نہ بن سکا۔ اس تعویذ کی وجہ سے میرا دل بھی دھڑکتا رہا اور میں زندہ رہی۔ میں تین ہزار سال سے اسی انتظار میں تھی کہ تم لوگ آؤ۔ میرے گلے سے تعویذ نکال کر نقشے کے مطابق اس غار میں آؤ اور میں تمہیں اپنا حال دل سناؤں۔ خدا کا شکر

ہے کہ اتنے برس گذر جانے پر تم لوگ آخر آ گئے"۔

کیٹی نے پوچھا۔

"شبالی بہن! تمہارا دلہا کہاں ہے اور ہم اسے کہاں سے تلاش کر کے تمہارے پاس لا سکتے ہیں؟"

پراسرار دلہن نے کہا۔

"یہاں دریا پار انگور کے باغ کے پاس ایک چھوٹا سا گرجا گھر ہے۔ اس گرجا گھر کے پیچھے انگور کے باغ مین ایک کنواں بنا ہوا ہے۔ اس کنوئیں میں آج کل پانی نہیں ہے۔ کنوئیں کے اندر دیوار میں ایک شگاف ہے۔ اس شگاف کے اندر میرے خاوند میرے دلہا عاطور کی لاش دفن ہے۔ تم اس لاش پر میرے تعویذ کو رکھ دینا۔ اس کے بعد وہ اٹھ کر بیٹھ جائے گا۔ یہ کام میں نہیں کر سکتی۔ کیونکہ کنوئیں میں یم راج کا جادو ہے اگر وہاں گئی تو مجھے آگ لگ جائے گی۔ مگر آج کی دنیا کے زندہ لوگوں خاص طور پر تم لوگوں پر اس جادو کا کوئی اثر نہیں ہو گا"۔

عنبر نے کہا۔

"شبالی بہن تم فکر مت کرو۔ اطمینان رکھو ہم ابھی تمہارے دلہا کی لاش کی طرف جاتے ہیں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پراسرار دلہن نے کہا۔

"میرا دلہا عاطور زندہ ہو جانے کے بعد خود یہاں میرے پاس پہنچ جائے گا۔ تم بھی پھر یہاں میرے پاس آ جانا۔ میں تمہیں ماریا کے بارے میں بتاؤں گی کہ اس پر کیا مصیبت گزر چکی ہے"۔

عنبر، تھیوسانگ، کیٹی اور جولی سانگ کو خوشی ہوئی کہ انہیں پراسرار دلہن سے ماریا کا سراغ ملنے والا ہے۔

وہ اسی وقت غار سے نکل کر دریا پار والے گرجا گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ دریا خشک تھا اور گرجا دریا کے دوسرے کنارے پر زیادہ دور نہیں تھا۔ چاروں دوست بہت جلد دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے۔ انہیں چاندنی رات میں دور ایک گرجے کا مینارہ نظر آیا۔ وہ کھیتوں میں گزرتے گرجے کے پاس آ گئے۔ گرجا گھر پر خاموشی چھا رہی تھی۔ اس کے پیچھے واقعی انگور کا ایک باغ تھا۔ تعویذ عنبر نے اپنے پاس تہہ کر کے رکھ لیا تھا۔

انگور کے باغ کے باہر ایک پرانا کنواں دکھائی دیا۔

انہوں نے جھک کر کنوئیں میں دیکھا۔ نیچے پانی بالکل نہیں تھا۔ عنبر اور تھیوسانگ اور کیٹی جولی سانگ کنوئیں کی دیوار میں بنی ہوئی پتھر کی سیڑھیوں کی مدد سے نیچے اتر

گئے۔ کنوئیں کی تہہ میں بائیں جانب بیچ بیچ ایک شگاف بنا ہوا تھا۔ تھیوسانگ نے گردن اندر ڈال کر دیکھا اور بولا۔

"اندر ایک لاش کا ڈھانچہ پڑا ہے"۔

سب نے باری باری شگاف میں سر ڈال کر لاش کے ڈھانچے کو دیکھا۔ کیٹی نے کہا۔

"دلہن کا تعویذ لاش پر رکھ دو"۔

عنبر نے آگے بڑھ کر تعویذ کو لاش کے سینے کی ہڈیوں پر رکھ دیا۔ تعویذ کے رکھتے ہی انسانی ڈھانچے نے چلنا شروع کر دیا۔ پھر ایسی آواز آئی جیسے کوئی گہرے گہرے سانس لے رہا ہو۔

اور دوسرے لمحے انہوں نے دیکھا کہ ہڈیوں کے ڈھانچے پر گوشت آ گیا ہے۔ پھر وہ ڈھانچہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ یہ ایک بہت خوبصورت نوجوان تھا جس نے شادی کا لباس پہن رکھا تھا۔ سر پر پگڑی تھی جس میں موتیوں کا ایک چھوٹا سا تاج لگا ہوا تھا۔ اس نے عنبر، تھیوسانگ، کیٹی اور جولی سانگ کی طرف دیکھا اور بولا۔

"تمہارا شکریہ میرے دوستو! میں اپنی دلہن شبالی کے پاس جا رہا ہوں۔ تم سے وہاں ملاقات ہو گی"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اس کے ساتھ ہی دلہا غائب ہو گیا۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"یہ کام تو ہو گیا۔ اب جلدی سے واپس پراسرار دلہن شبالی کی طرف چلو تاکہ اس سے ماریا ناگ کے بارے میں معلوم کریں"۔

سارے دوست وہاں سے سیدھے لال چٹانوں والی غار کے باہر آ کر رک گئے۔ غار کے اندر سے شبالی کی آواز آئی۔

"دوستو! اندر آ جاؤ"۔

وہ لوگ اندر گئے تو دیکھا کہ ایک تخت بچھا ہوا ہے جس پر دلہن شبالی اپنے دلہا میاں کے ساتھ بڑی خوش خوش بیٹھی ہے۔ اس نے عنبر کو دیکھ کر کہا۔

"عنبر بھائی ! میں تم سب بہن بھائیوں کو سلام کرتی ہوں کہ تمہاری وجہ سے ہم سینکڑوں برس کے بعد ایک دوسرے کو مل گئے"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"شبالی بہن! اس سے ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اب تم ہمیں ناگ اور ماریا کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کہاں ہیں اور ہم انہیں کیسے مل سکتے

ہیں"۔

پراسرار دلہن نے کہا۔

"میں اپنا وعدہ پورا کروں گی۔ سنو! جس یم راج کا تم نے عجائب گھر میں بت دیکھا ہے اس نے تمہاری بہن ماریا کو یہاں سے اغوا کیا ہے۔ وہ اسے اس زمانے سے اٹھا کر اپنے زمانے میں لے گیا وہاں اس پر طلسم کا اثر ڈالا۔ اسے دلہن بنایا اور پھر اسے شہر سے باہر ایک شیش محل کے باغ میں لیٹا کر پتھر بنا دیا۔ ماریا آج بھی اس شیش محل میں پتھر بنی پڑی ہے۔ مگر وہ آج سے دو ہزار سال پہلے کے زمانے کے اسی ٹیکسلا کے شیش محل میں ہے۔ آج کے زمانے میں اس شیش محل کا نام و نشان بھی مٹی میں مل چکا ہے۔ لیکن جب تم آج سے دو ہزار برس پیچھے جاؤ گے تو تمہیں وہ شیش محل مل جائے گا اور تم ماریا کو دلہن کے لباس میں پتھر بنا باغ میں پاؤ گے"۔

جولی سانگ، عنبر، تھیو سانگ اور کیٹی حیرانی سے پراسرار دلہن کی باتیں سن رہے تھے۔ عنبر نے کہا۔

"شبالی بہن! ہم ماریا کے پاس کیسے پہنچ سکتے ہیں"؟

پراسرار دلہن نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"عجائب گھر میں یم راج کے بت کے ہاتھ میں جو پتھر کی تلوار ہے اس پر ایک نگینہ لگا ہوا ہے تم اگر اس نگینے کو اتارنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر اپنے آپ ماریا کے زمانے میں پہنچ جاؤ گے مگر یم راج بڑا زبردست جادوگر ہے۔ وہ اگرچہ مر چکا ہے مگر اس کے بت میں ابھی تک طلسم کی وجہ سے طاقت باقی ہے"۔

تھیو سانگ بولا۔

"ہم یم راج کی تلوار کا نگینہ ضرور حاصل کر لیں گے۔ اب تم ہمیں یہ بتاؤ کہ ناگ کہاں ہے"۔

پراسرار دلہن نے ناگ کے بارے میں بتایا کہ اسے ایک فرعون ہیرے کے اندر اغوا کر کے پانچ ہزار برس پرانے مصر کے زمانے میں لے گیا ہے۔ پراسرار دلہن نے بالکل سچ کہا تھا۔ کیونکہ یہی بات انہیں پیرس کے قبرستان میں سائنس دان کی روح نے بھی بتا دی تھی۔ کیٹی نے ناگ کے پاس پہنچنے کا طریقہ پوچھا تو پراسرار دلہن نے کہا۔

"تمہیں آج سے پانچ ہزار برس پہلے کے زمانے میں پہنچانا میرے اختیار میں نہیں ہے"۔

یہ کہہ کر پراسرار دلہن نے ایک بار پھر مسکراتے

ہوئے عنبر تھیو سانگ وغیرہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارا یہ احسان ساری زندگی یاد رکھوں گی اب میں واپس اپنی دنیا میں جا رہی ہوں۔ تمہارا ایک بار پھر شکریہ"۔

یہ کہہ کر پراسرار دلہن نے اپنے دولہا کا ہاتھ پکڑا اور دونوں غائب ہو گئے۔ ان کے غائب ہونے کے بعد غار میں اندھیرا چھا گیا۔ عنبر، تھیو سانگ، کیٹی اور جولی سانگ غار سے باہر آ کر بیٹھ گئے اور سوچ بچار کرنے لگے کہ یم راج کے بت کی تلوار میں سے نگینہ کون اتارے گا۔

تھیو سانگ بولا۔

"یہ کام میں کروں گا۔ کیونکہ مجھ پر خلائی مخلوق ہونے کی وجہ سے اس دنیا کے جادو کا اثر کم ہوتا ہے"۔

کیٹی بولی۔

"میں بھی خلائی مخلوق ہوں۔ یہ کام میں بھی کر سکتی ہوں"۔

عنبر نے کہا۔

"چاہے تم کرو چاہے تھیو سانگ یا جولی سانگ کرے مگر خطرہ اپنی جگہ پر موجود رہے گا۔ کیونکہ یم راج

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک طاقتور جادوگر ہے۔ جو ڈھائی ہزار برس پہلے کے زمانے سے آ کر ماریا کو اغوا کر سکتا ہے وہ تمہیں بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ہمیں کوئی دوسرا طریقہ سوچنا پڑے گا"۔

تھیو سانگ بولا۔

"دوسرا طریقہ کیا ہو سکتا ہے"؟

عنبر کچھ لمحے خاموش رہا۔ پھر کہنے لگا۔

"تھیو سانگ! میری رائے یہ ہے کہ تم یم راج کے بت کو اپنی انگلی کی طاقت سے چھوٹا بنا دو۔ پھر تم اسی کی تلوار پر سے نگینے کو کھرچ لینا۔ میرا خیال ہے کہ یم راج کے چھوٹا ہو جانے سے اس کے طلسم کا اثر اور جادو کی طاقت بھی گھٹ جائے گی"۔

تھیو سانگ مسکرا کر بولا۔

"یہ خیال مجھے پہلے نہیں آیا تھا۔ اچھا خیال ہے بس ہم اس منصوبے پر عمل کریں گے۔ میرا خیال ہے ابھی رات کا وقت ہے۔ ہم ابھی چل کر عجائب گھر میں یم راج پر حملہ کر دیتے ہیں"۔

جولی سانگ اور کیٹی نے بھی ان کی ہاں میں ہاں ملائی۔ اس کے بعد یہ چاروں دوست اور ہزاروں برس

کے ساتھی لال چٹانوں والے علاقے سے نکل کر ٹیکسلا شہر کے عجائب گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

ٹیکسلا شہر کی روشنیاں نظر آنے لگیں۔ رات کے دو بج رہے تھے۔ شہر سو رہا تھا۔ گلیاں اور بازار سنسان تھے۔ سڑکوں پر روشنی ہو رہی تھی۔ ٹیکسلا کے عجائب گھر کے باہر ایک چوکیدار بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ کسی وقت وہ اٹھ کر چل پھر کر پہرہ دینے لگتا تھا۔ عنبر تھیو سانگ کیٹی اور جولی سانگ عجائب گھر کی پچھلی طرف سے دیوار پھاند کر عجائب گھر کے باغ میں داخل ہو گئے۔ ہلکی ہلکی چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جہاں پہلے پراسرار دلہن کا پتھر کا مجسمہ لیٹا ہوا تھا وہاں اب کچھ بھی نہیں تھا۔ پراسرار دلہن اپنے دولہا کے ساتھ اپنی دنیا میں واپس جا چکی تھی۔ اب سب کو بڑی خوشی ہوئی کہ ان کی مدد سے ایک بدنصیب دکھی دلہن کو اپنا گھر اور اپنا شوہر مل گیا تھا۔ عجائب گھر کا بڑا دروازہ بند تھا۔

لیکن دروازہ کھولنا ان لوگوں کے لئے کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ عنبر نے آگے بڑھ کر دروازے کو ذرا سا اندر کی طرف دبایا تو وہ ہلکی سی آواز کے ساتھ کھل گیا۔ چاروں دوست اندر داخل ہو گئے۔ عجائب گھر کے طویل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کمرے سنسان تھے۔ الماریوں میں قیمتی تاریخی نوادرات سجے ہوئے تھے۔ چھت کے ساتھ بلب روشن تھے۔ چلتے چلتے وہ اس کمرے میں آ گئے جہاں کونے میں یم راج کا تلوار والا بت کھڑا تھا۔ کیٹی نے سرگوشی کی۔

"یہی یم راج کا بت ہے"۔

انہوں نے بت کو قریب جا کر دیکھا۔ یم راج کے بت کے ماتھے پر تلوار کے زخم کا لمبا نشان تھا۔ اس کے ہاتھ میں جو پتھر کی تلوار تھی اس کے دستے پر سرخ رنگ کا نگینہ لگا تھا۔ عنبر نے آہستہ سے کہا۔

"یہی وہ نگینہ ہے جو ہمیں ماریا کے زمانے میں پہنچا سکتا ہے۔ تھیو سانگ! تم تیار ہو گیا؟"

تھیو سانگ نے مسکرا کر کہا۔

"میں تو ہر وقت تیار رہتا ہوں"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"تھیو سانگ بھائی! احتیاط سے کام لینا"۔

تھیو سانگ بولا۔

"ضرور---- مگر اب میں سمجھتا ہوں کہ کسی احتیاط وغیرہ کی ضرورت نہیں رہی۔ میں یم راج کو چھوٹا کرنے لگا ہوں"۔

یہ کہہ کر تھیو سانگ نے اپنے سیدھے ہاتھ کی سیدھی انگلی بت کے بازو کے ساتھ لگا دی۔ تھیو سانگ کو ایک شک ضرور تھا کہ شاید یم راج پر اس کی خلائی طاقت کا اثر نہ ہو۔ مگر تھیو سانگ کے چھونے سے یم راج ایک دم سے ننھا سا کھلونا بن گیا۔ وہ بالکل چھوٹا سا بت بن کر فرش پر اسی طرح کھڑا تھا۔ یم راج نے آگے سے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔ عنبر تھیو سانگ اور جولی سانگ بڑے خوش ہوئے۔ کیٹی نے کہا۔

"اب اسے اٹھا کر باہر لے چلتے ہیں"۔

تھیو سانگ نے یم راج کے کھلونے ایسے چھوٹے سے بت کو اٹھا کر اپنی جیب میں ڈالا اور وہ سب عجائب گھر کے باغ کی دیوار پھاند کر دوسری طرف نکل گئے۔ وہ سڑک پار کر کے ایک چھوٹے سے پارک میں بجلی کے کھمبے کے نیچے آ کر بیٹھ گئے۔ عنبر بولا۔

"تھیو سانگ! یم راج کا بت نکال کر اس کی تلوار کا نگینہ کھرچ دو"۔

تھیو سانگ نے جیب سے یم راج کا چھوٹا سا بت نکال کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ یم راج کا بت بہت چھوٹا ہو گیا تھا۔ اسی حساب سے اس کی تلوار کا نگینہ بھی چھوٹا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو گیا تھا اور ایک سرخ نقطے کی طرح چمک رہا تھا۔ تھیو سانگ نگینے کو چاقو سے کھرچنے لگا تو جولی سانگ نے کہا۔

"ٹھہرو۔ یہ کام میں کرتی ہوں"۔

جولی سانگ کو اپنے بھائی کا خیال آگیا تھا کہ کہیں وہ کسی مشکل میں نہ پھنس جائے۔ لیکن عنبر بولا۔

"یہ کام نہ تھیو سانگ کرے گا نہ جولی سانگ بلکہ میں کروں گا"۔

یہ کہہ کر عنبر نے تھیو سانگ کے ہاتھ سے چاقو اور یم راج کا بت لے لیا۔ عنبر نے چاقو کی نوک سرخ نگینے پر رکھی اور اسے کھرچنے لگا۔ نگینہ تلوار سے الگ ہو گیا۔ عنبر کو ایک جھٹکا لگا اور پھر آسمان پر زور سے بجلی چمکی اور عجائب گھر میں زبردست نیلی روشنی پھیل گئی۔

○☆☆☆☆☆○

سانپ کا حملہ

بجلی کی چمک میں انہیں کچھ نظر نہ آیا۔

جب یہ چمک ختم ہوئی تو تھیو سانگ اور کیٹی نے دیکھا کہ عنبر اور جولی سانگ غائب تھے اور یم راج کا مجسمہ اپنے آپ بڑا ہو کر کونے میں اسی طرح کھڑا تھا۔ تھیو سانگ اور کیٹی نے تعجب سے ادھر ادھر دیکھا پھر لپک کر یم راج کے مجسمے کے پاس آئے۔ یم راج کی تلوار کے دستے پر سرخ نگینہ اسی طرح لگا ہوا تھا۔

کیٹی نے کسی قدر پریشانی سے کہا۔

"تھیو سانگ بھیا! یہ کیا ہو گیا۔ ہم ماریا ناگ کو ڈھونڈھ رہے تھے اور عنبر جولی سانگ بھی ہم سے بچھڑ گئے؟"

تھیو سانگ غور سے یم راج کی تلوار کے دستے کو دیکھ رہا تھا۔ سرخ نگینہ اسی طرح چمک رہا تھا۔ اس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہا۔

"اگر ہم نے دوبارہ اسی نگینے کو کھرچنے کی کوشش کی تو ہو سکتا ہے کہ ہم بھی کسی دوسری دنیا میں پہنچ جائیں"۔

کیٹی نے کہا۔

"لیکن عنبر اور جولی سانگ کہاں گئے ہوں گے ہمیں ان کو بھی تو تلاش کرنا ہے"۔

تھیو سانگ بولا۔

"تمہاری کیا رائے ہے؟ میں اس نگینے کو اسی طرح سے نکال لوں"۔

کیٹی نے کہا۔

"میرا تو یہی خیال ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اس نگینے کو قبضے میں لینے سے ہم بھی عنبر اور جولی سانگ کے پاس پہنچ جائیں اور وہاں ماریا بھی ہو"۔

تھیو سانگ بولا۔

"ٹھیک ہے میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔

یہ کہہ کر تھیو سانگ نے چاقو کی نوک سے تلوار کے دستے پر سے سرخ نگینے کو کھرچنا شروع کر دیا۔ نگینہ

تلوار کے دستے سے الگ ہو کر ایک دم تھیو سانگ کے ہاتھوں سے غائب ہو گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ دونوں نے فرش پر جگہ جگہ تلاش کیا مگر انہیں سرخ نگینہ نہ مل سکا۔

کیٹی ٹھنڈا سانس بھر کر بولی۔

"تھیو سانگ بھائی! ہماری قسمت میں عنبر اور جولی سانگ سے جدا ہونا لکھا تھا۔ اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ نگینہ انہیں غائب کرنے کے بعد خود بھی غائب ہو گیا ہے"۔

تھیو سانگ اور کیٹی مایوسی کے ساتھ عجائب گھر سے نکل آئے۔ اب باغ میں پراسرار دلہن کا بت بھی نہیں تھا کہ اس سے کوئی مشورہ کرتے کہ عنبر اور جولی سانگ کو کہاں تلاش کیا جانا چاہئے۔ عجائب گھر کے باہر سڑک سنسان تھی۔ رات کے تین بجنے والے تھے ٹیکسلا کا شہر خاموش تھا۔ سڑک پر سے کسی وقت کوئی ٹرک لاہور کی طرف گزر جاتا تھا۔ تھیو سانگ نے کہا۔

"کیٹی بہن! اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟"

کیٹی نے آہ بھر کر کہا۔

"اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔ لاہور چل کر اسی ہوٹل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں کچھ دن بیٹھ کر سوچتے ہیں کہ آگے کیا کرنا ہو گا اور کہاں جانا چاہئے ہمیں"۔

وہ سڑک کے کنارے آ کر کھڑے ہو گئے۔ ایک ویگن لاہور کی طرف جا رہی تھی۔ تھیو سانگ نے اشارہ کر کے اسے روکا اور اس میں سوار ہو کر ہوٹل میں آ گئے۔ تھیو سانگ کے پاس ابھی کچھ رقم تھی۔ انہوں نے ہوٹل میں ساتھ ساتھ دو کمرے لے لئے۔ وہ کم از کم ایک مہینہ ضرور لاہور شہر میں رہنا چاہتے تھے۔

اب ہم عنبر اور جولی سانگ کی طرف آتے ہیں۔

جس وقت عنبر تلوار کے دستے سے سرخ نگینے کو کھرچ رہا تھا تو جولی سانگ اس کے بالکل قریب ہی بیٹھی تھی۔ ایک دم سے کڑاکے کی آواز بلند ہوئی۔ بجلی چمکی اور اب ایسا ہوا کہ جولی سانگ نے ڈر کر عنبر کا ہاتھ تھام لیا۔ بس عنبر کے ساتھ ہی جولی سانگ بھی طلسم کے اثر سے وہاں سے غائب ہو گئی۔ جب انہوں نے آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خوبصورت دریا کے کنارے گھاس پر بیٹھے ہیں۔ دریا پر سجے ہوئے بجرے اور کشتیاں چل رہی ہیں۔ ایک طرف دور تک صحرا کے ٹیلے پھیلے ہوئے ہیں اور دریا کی دوسری طرف ایک شہر کی فصیل یعنی چار

دیواری نظر آ رہی ہے اور کہیں کہیں کھجور اور انجیر کے درختوں کے جھنڈ ہیں۔ لوگ قدیم زمانے کے لباس میں ملبوس دریا کنارے ٹولیوں کی شکل میں بیٹھے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ عورتوں نے سروں پر بالوں کو جوڑوں کی طرح باندھ رکھا ہے اور لمبے ریشمی لبادے پہنے ہوئے ہیں۔ عنبر نے اور جولی سانگ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ جولی سانگ نے کہا۔

"عنبر بھائی! ایک بات تو ثابت ہو گئی ہے کہ ہم تھیو سانگ اور کیٹی سے جدا ہو کر کسی بہت پیچھے کے زمانے میں آ گئے ہیں"۔

عنبر نے دریا کی دوسری طرف شہر کی فصیل کو دیکھ کر کہا۔

"یم راج کے طلسم نے اثر دکھایا۔ اگر تم نے میرا ہاتھ نہ پکڑا ہوتا تو تم میرے ساتھ نہ آتیں"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"بجلی کی زبردست کڑک سے میں نے گھبرا کر تمہارا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ خیر اب ہمیں اس تبدیلی کو تسلیم کرنا چاہئے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ یہاں ماریا اور ناگ سے ملاقات ہو جائے۔ کیونکہ ہمارے سفر میں ہمارے ساتھ اکثر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایسا ہوتا رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کون سا شہر ہے اور ہم کون سے زمانے میں آ گئے ہیں"۔

عنبر نے کہا۔

ان لوگوں کے لباس سے تو لگتا ہے کہ ہم ہزاروں برس پہلے کے مصر کے زمانے میں آ گئے ہیں۔ میں اس علاقے کو اچھی طرح پہچانتا ہوں کیونکہ یہ میرا پرانا وطن ہے۔ میں مصر ہی کا رہنے والا ہوں۔ یہ دریا بہت چھوٹا ہے اور لاہور کی بڑی نہر جتنا ہے۔ یہ ضرور دریائے نیل ہو گا"۔

جولی سانگ نے خوش ہو کر کہا۔

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ اگر ہم قدیم مصر میں آ گئے ہیں تو یہاں ناگ سے ملاقات ہو سکتی ہے اسے بھی تو کوئی فرعون ہی اپنے ساتھ اغوا کر کے لے گیا تھا"۔

عنبر بولا۔

"تم نے بالکل ٹھیک کہا۔ ممکن ہے ناگ کے ساتھ ساتھ ماریا کا بھی یہاں سے کچھ سراغ مل جائے اور پھر ہم اکٹھے تھیو سانگ اور کیٹی سے جا ملیں"۔

ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک ایک رتھ جس پر اونچے لمبے حبشی سپاہی سوار تھے اور جن کے

پاس تلوار تیر اور نیزے تھے ان کے قریب آ کر رکا۔ رتھ میں سے دو حبشی سپاہی چھلانگیں لگا کر نیچے اترے اور آتے ہی انہوں نے عنبر اور جولی سانگ کی گردنوں پر نیزے رکھ دیئے۔ ایک حبشی سپاہی نے اس زمانے کی مصری زبان میں چلا کر پوچھا۔

"تم کہاں سے آئے ہو۔ تم مصری نہیں ہو"

عنبر نے بھی اسی زبان میں کہا۔

"میرا نام عنبر ہے۔ یہ میری بہن جولی ہے۔ ہم مصر کے ہی رہنے والے ہیں"۔

دوسرے سپاہی نے گرج دار آواز میں کہا۔

"ہمارے ساتھ چلو۔ تمہارا فیصلہ سپہ سالار کرے گا"۔

پہلے تو عنبر نے وہیں ان حبشی سپاہیوں کو تہس نہس کرنے کا فیصلہ کیا پھر خیال آیا کہ جولی سانگ اس کے ساتھ ہے۔ وہ کسی مشکل میں نہ پھنس جائے دوسرے چل کر سپہ سالار سے بھی ملنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے اس طریقے سے کچھ ناگ کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں۔

عنبر نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بے شک سپہ سالار کے پاس لے چلو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں"۔

مصری سپاہیوں نے عنبر اور جولی سانگ کو اسی وقت رسیوں سے جکڑ کر رتھ میں ڈالا اور گھوڑوں کو بھگاتے ہوئے دونوں کو لے کر شہر کی فصیل کے اندر داخل ہو گئے۔ یہ شہر آج سے پانچ ہزار سال پہلے کا مصر کا دارالحکومت میمفس تھا جہاں ایک ایسے فرعون کی حکومت تھی جو بڑا ظالم تھا اور رعایا پر سخت ظلم کرتا تھا۔ اس کا سپہ سالار بھی بڑا جابر اور ظالم آدمی تھا۔ سپاہی سپہ سالار کے محل میں داخل ہو گئے۔ سپہ سالار اپنے عالی شان محل میں مسند پر بیٹھا تھا۔ دو مصری کنیزیں رقص کر رہی تھیں۔ سپاہیوں نے جاتے ہی عنبر اور جولی سانگ کو سپہ سالار کے سامنے پیش کر دیا۔ جولی سانگ نے راستے میں اپنی خاص زبان میں عنبر سے کہا بھی کہ ہمیں اپنی طاقت سے کام لے کر ان سپاہیوں کو ختم کر دینا چاہئے جس کے جواب میں عنبر نے کہا تھا کہ صبر سے کام لو۔ ہو سکتا ہے ہمیں سپہ سالار سے ناگ کے یا ماریا کے بارے میں کچھ سراغ مل جائے۔

سپہ سالار نے عنبر اور جولی سانگ کی طرف دیکھا

اور پوچھا۔

"کون ہیں یہ لوگ؟"

سپاہی نے جھک کر عرض کی۔

"حضور! ہمیں یہ ملک نوبیا کے جاسوس لگتے ہیں۔ راستے میں انہوں نے اپنی زبان میں کوئی خفیہ بات چیت بھی کی تھی"۔

سپہ سالار کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ کیونکہ نوبیا کے ملک سے مصر کی سخت دشمنی تھی اور جنگ لگی ہوئی تھی۔ سپہ سالار نے عنبر سے پوچھا۔

"تم یہاں کہاں جاسوسی کر رہے تھے؟ تمہارے دوسرے ساتھی یہاں کہاں ہیں؟ فوراً بتاؤ نہیں تو تمہیں بھیانک اذیت والی سزا دوں گا"۔

عنبر نے کہا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم بہن بھائی جاسوس نہیں ہیں۔ ملک مصر کے ہی رہنے والے ہیں اور اپنے گاؤں سے شہر کی سیر کرنے آئے تھے۔ دریا کے کنارے بیٹھے تھے کہ آپ کے سپاہی ہمیں پکڑ کر یہاں لے آئے"۔

سپہ سالار نے غصے سے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم بکواس کرتے ہو۔ اگر تم نے اپنے ساتھی جاسوسوں کے نام اور پتے نہ بتائے تو میں تم دونوں کو بھوکے مگرمچھوں کے آگے ڈال دوں گا"۔

عنبر کو مگرمچھوں کی کیا پروا ہو سکتی تھی۔ پھر بھی جو سچی بات تھی اس کو اس نے پھر دہرایا۔

"ہم جاسوس نہیں ہیں۔ آگے آپ کی مرضی ہے ہمیں جو سزا دیں گے ہم اسے قبول کریں گے"۔

سپہ سالار کو عنبر کے اس جواب پر اور زیادہ غصہ آ گیا۔ اس نے کہا۔

"ان دونوں بہن بھائیوں کو مگرمچھوں والے تالاب پر لے چلو"۔

سپاہیوں نے اسی وقت عنبر اور جولی سانگ کو پکڑا اور محل کے پیچھے ایک ایسے تالاب کے کنارے لے آئے جس میں چار بڑے ہی خونخوار قسم کے بڑے بڑے مگرمچھ کنارے پر بیٹھے تھے۔ انہیں دو دن تک بھوکا رکھا جاتا تھا تاکہ جس بدنصیب شخص کو ان کے آگے ڈالا جائے مگرمچھ اس کی فوراً تکہ بوٹی کر دیں۔ جولی سانگ نے اپنی زبان میں عنبر سے پوچھا۔

"اب کیا ارادہ ہے؟"

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

"ہم دونوں اپنی اپنی قوت کا مظاہرہ کریں گے اب ایسا کرنا ہی پڑے گا"۔

اتنے میں سپہ سالار بھی اپنے باڈی گارڈ سپاہیوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ سپہ سالار کے لئے تخت بچھا دیا گیا۔ وہ خود اس اذیت ناک منظر کو دیکھنا چاہتا تھا۔ اس نے حکم دیا۔

"سب سے پہلے اس عنبر کو مگرمچھ کے آگے ڈالا جائے تاکہ بہن اپنی آنکھوں سے اپنے بھائی کی تکہ بوٹی ہوتے دیکھ سکے"۔

سپہ سالار کا یہ بڑا ظالمانہ حکم تھا مگر سپہ سالار ظالم شخص تھا۔ وہ ایک بہن کو بھائی کی موت پر آنسو بہاتے اور روتے دیکھنا چاہتا تھا۔ مگر جولی سانگ مطمئن تھی۔ اس نے سپہ سالار کے آگے گڑگڑا کر اپنے بھائی کی زندگی کی بالکل درخواست نہ کی۔ اس پر سپاہی اور سپہ سالار بھی کچھ حیران ہوئے۔ عنبر بھی خاموش تھا۔ اس کے چہرے پر بھی کوئی پریشانی نہیں تھی۔ اس پر بھی سب لوگ تعجب میں تھے کہ عام طور پر جب کسی کو مگرمچھوں کے آگے ڈالا جاتا ہے تو وہ بدنصیب چیختا ہے چلاتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سپہ سالار سے رحم کی درخواست کرتا ہے مگر عنبر اور جولی سانگ بڑے وقار اور بے نیازی سے کھڑے تھے۔

سپہ سالار نے گرج کر کہا۔

"عنبر کو مگرمچھوں کے آگے ڈال دیا جائے"۔

اسی وقت سپاہیوں نے عنبر کی رسیاں کھول دیں اور اسے اٹھا کر تالاب میں پھینک دیا۔ کنارے پر بیٹھے بھوکے مگرمچھوں نے ایک انسان کو تالاب میں گرتے دیکھا تو پھنکاریں مارتے ہوئے پانی میں کود گئے اور تیزی سے عنبر کی طرف بڑھے۔ سارے سپاہی اور سپہ سالار بڑی دلچسپی سے یہ خونی منظر دیکھ رہے تھے۔ ان کے خیال میں مگرمچھ ایک سیکنڈ میں عنبر کے جسم کی تکہ بوٹی کرنے والے تھے۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ انہوں نے جس آدمی کو مگرمچھوں کے آگے ڈالا ہے وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ ایک زبردست طاقت کا مالک ہے۔ تالاب کے باہر سپہ سالار سمیت سب سپاہی کنیزیں اور نوکر اس کا انتظار کر رہے تھے کہ ابھی مگرمچھ عنبر کے جسم کے چیتھڑے اڑا دیں گے لیکن انہوں نے ایک ایسا منظر دیکھا جو اس سے پہلے انہوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

جونہی مگرمچھ عنبر کی طرف بڑھے عنبر نے سب سے

آگے والے خونخوار مگرمچھ کو دم سے پکڑ کر ہوا میں تین چکر دے کر اتنی زور سے دوسرے مگرمچھ پر دے مارا کہ ایک دھماکہ ہوا اور دونوں مگرمچھوں کے جسموں کے ٹکڑے اڑ گئے۔ عنبر کا پوری طاقت استعمال کرنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ اتنی طاقت سے اگر عنبر چاہتا تو قلعے کی دیوار کو گرا دیتا۔ سپہ سالار اور سب دیکھنے والوں کے منہ مارے حیرت کے کھلے کے کھلے رہ گئے۔ اتنی دیر میں تیسرا اور چوتھا مگرمچھ بھی عنبر کو ہڑپ کرنے کے لئے اس کی طرف بڑھا۔ عنبر نے تیسرے مگرمچھ کے کھلے منہ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور ایک ہی جھٹکے سے مگرمچھ کو منہ سے لے کر دم تک چیر کر رکھ دیا۔ چوتھا مگرمچھ یہ دیکھ کر دم دبا کر بھاگ گیا۔

سپاہی اور نوکر تو سکتے میں آ گئے تھے۔ نوکروں نے عنبر کو کوئی آسمانی دیوتا سمجھ کر تالاب کے کنارے اس کے آگے سجدے کر دیئے۔ عنبر تالاب سے باہر نکل آیا تھا۔ اس کی زبردست طاقت کی وجہ سے اس کے گیلے کپڑوں میں سے گرمی کی وجہ سے بھاپ نکل رہی تھی۔ سپہ سالار پر بھی عنبر کی غیر معمولی طاقت کا بہت زیادہ اثر ہوا تھا مگر وہ اسے کوئی جادوگر سمجھ رہا تھا۔ سپہ سالار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہار ماننے والا نہیں تھا۔ اس نے چلا کر کہا۔

"اس جادوگر کی بہن کو مگرمچھ کے آگے پھینک دو"۔

سپاہیوں نے حکم پر عمل کرتے ہوئے جولی سانگ کو بھی اسی طرح تالاب میں پھینک دیا۔ تالاب میں ایک ہی خونخوار مگرمچھ باقی رہ گیا تھا۔ وہ بہت بھوکا تھا۔ اس نے عورت کو تالاب میں گرتے دیکھا تو جولی سانگ کی طرف لپکا۔ جولی سانگ کے پاس بھی خلائی طاقت تھی۔ سب سے پہلے تو اس نے ایک ہی جھٹکے سے اپنے جسم کی رسیوں کو توڑ دیا۔ مگرمچھ اس کے سر پر پہنچ گیا تھا۔ جونہی مگرمچھ نے جولی سانگ کو ہڑپ کرنا چاہا جولی سانگ نے اس کے جبڑوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور پھر ایک ایسا جھٹکا دیا کہ مگرمچھ کے جبڑے کو چیر ڈالا۔ مگرمچھ الٹا ہو گیا۔ سارا تالاب ان کے خون سے لال ہو گیا۔

عنبر نے سپہ سالار سے کہا۔

"سپہ سالار! کیا اب بھی تمہیں یقین نہیں آیا کہ ہم جاسوس نہیں ہیں"۔

سپہ سالار پر عنبر اور جولی سانگ کی طاقت کا بہت اثر ہوا تھا۔ مگر وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ ان دونوں کے پاس

کوئی جادو کا منتر ہے جس کی مدد سے انہوں نے مگرمچھوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ سپہ سالار کو یقین تھا کہ یہ دونوں جاسوس ہیں مگر جادو جانتے ہیں۔ وہ ان کے جادو کو توڑنا چاہتا تھا۔ اس نے بڑے غرور کے ساتھ کہا۔

"میں جانتا ہوں تم دونوں جاسوس ہو۔ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔ میں تمہارے جادو کو ختم کر دوں گا"۔

پھر اس نے حکم دیا کہ ان دونوں یعنی عنبر اور جولی سانگ کو قلعے کے سب سے نچلے تہہ خانے میں بند کر دیا جائے۔ جولی سانگ نے عنبر کی طرف دیکھ کر اپنی زبان میں کہا۔

"عنبر بھیا! کیا ہم پھر قید ہو جائیں گے"۔

عنبر نے کہا۔

"جولی سانگ! گھبراؤ نہیں۔ میں اس سپہ سالار کو اس کی مرضی کے مطابق شکست دینا چاہتا ہوں۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اب کیا کرے گا"۔

عنبر اور جولی سانگ کو قلعے کے سب سے نچلے تنگ و تاریک قید خانے میں بند کر دیا گیا۔ سپہ سالار نے دونوں کا کھانا پانی بھی بند کر دیا۔ تین دن گذر گئے۔ سپہ سالار کا خیال تھا کہ دونوں بھوک پیاس سے نڈھال ہوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گے مگر جب وہ تہہ خانے میں آیا تو دیکھا کہ دونوں ہشاش بشاش اور پوری طرح صحت مند تھے۔ بھوک پیاس کا ان پر ذرا بھی اثر نہیں ہوا تھا۔ سپہ سالار نے اسے بھی ان کے جادو کا کرشمہ ہی سمجھا۔ اب سپہ سالار نے شاہی جادوگر یعنی مندر کے کاہن کو بلایا اور ساری بات بیان کرنے کے بعد کہا۔

"یہ دونوں دشمن کے جاسوس ہیں۔ مگر ان کے پاس کوئی ایسا طلسم ہے جس کی وجہ سے ان کے اندر بڑی طاقت آ گئی ہے اور ان پر بھوک پیاس کا بھی کچھ اثر نہیں ہوتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے طلسم کی مدد سے ان دونوں کو ہلاک کر ڈالو"۔

شاہی کاہن نے گردن بڑے غرور سے بلند کی اور بولا۔

"سالار اعظم! یہ تو بڑی معمولی بات ہے۔ میں انہیں ایسا مزا چکھاؤں گا کہ مرنے کے بعد ان کی روحیں بھی یاد رکھیں گی"۔

سپہ سالار نے کہا۔

"تم کیا جادو کرو گے؟ یہ لوگ بڑے تجربہ کار جادوگر ہیں"۔

کاہن بولا۔

"آپ خود دیکھ لیں گے کہ کل صبح ان دونوں کی لاشیں قید خانے میں گل سڑ رہی ہوں گی"۔

سپہ سالار بڑا خوش ہوا کہ عنبر اور جولی سانگ کا غرور ٹوٹ جائے گا اور وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اس نے کاہن اعظم کو اجازت دے دی۔ کاہن اعظم مصر کا سب سے بڑا جادوگر تھا۔ اس نے اپنے مکان پر آتے ہی مصر کے صحرا کا سب سے مہلک اور زہریلا سانپ نکالا اور اس پر منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ وہ آدھی رات تک کالے زہریلے سانپ پر منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہا۔ ان منتروں کی وجہ سے سانپ کے زہر کا اثر دس گنا بڑھ گیا۔ اب اس کالے سانپ میں اتنی طاقت اور اتنا زہر پیدا ہو گیا تھا کہ وہ محض اپنی پھنکار سے بڑے سے بڑے ہاتھی کو بھی جلا کر راکھ کر سکتا تھا۔ آدھی رات کے بعد کاہن کالے سانپ کو پٹاری میں ڈال کر سپہ سالار کے پاس آ گیا۔ اسے ساری بات بتائی تو وہ بولا۔

"کاہن اعظم! کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارا سانپ ان دونوں کو ہلاک کر دے گا"؟

کاہن اعظم بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"سالار اعظم! یہ سانپ تو اتنا زہریلا ہو گیا ہے کہ اب اگر یہ کسی محل کی طرف منہ کر کے پھنکار مارے تو محل کو بھی آگ لگ جائے"۔

سپہ سالار نے خوش ہو کر کہا۔

"شاباش! بس اب جلدی سے چلو اور میری آنکھوں کے سامنے ان دونوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کر ڈالو"۔

کاہن سپہ سالار کے ساتھ قلعے کے تہ خانے میں آ گیا۔ عنبر اور جولی سانگ جاگ رہے تھے اور آپس میں ناگ ماریا اور کیٹی تھیو سانگ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ جولی سانگ نے سپہ سالار اور کاہن کو دیکھا اور عنبر سے کہا۔

"میرا خیال ہے سپہ سالار اپنے ساتھ کسی جادوگر کاہن کو لایا ہے"۔

عنبر نے کاہن کو غور سے دیکھا۔ وہ اس قسم کے بہت جادوگر دیکھ چکا تھا۔ سمجھ گیا کہ یہ کاہن ہے اور کاہن جادوگر بھی ہوا کرتے تھے۔ دونوں سنبھل کر بیٹھ گئے۔ دونوں کے ہونٹوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ تھی۔ سپہ سالار نے کہا۔

"عنبر! اگر تم اب بھی ہمیں صاف صاف بتا دو کہ تمہارے ساتھ اور کون کون مصر میں داخل ہوا ہے اور وہ کہاں کہاں اپنی تخریبی کاروائیاں کر رہے ہیں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم دونوں کو چھوڑ دیا جائے گا"۔

عنبر مسکرایا۔

"سپہ سالار! میں نے کہہ دیا کہ میں اور میری بہن جاسوس نہیں ہیں۔ اگر تم ہم پر کوئی اور طاقت آزمانا چاہتے ہو تو وہ بھی آزما کر دیکھ لو"۔

سپہ سالار نے کاہن کو اشارہ کیا۔ کاہن نے کالے سیاہ سانپ کو پٹاری میں سے نکال کر عنبر اور جولی سانگ کی طرف پھینک دیا۔ عنبر اور جولی سانگ اپنی جگہ سے بالکل نہ ہلے۔ سانپ کو دونوں کے جسموں میں سے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو آئی تو وہ ان کے سامنے آ کر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا اور اپنے پھن کو جھکا دیا اور بولا۔

"آپ کے جسموں سے ناگ دیوتا کی خوشبو آتی ہے۔ کیا آپ ناگ دیوتا کے بھائی ہیں"؟

عنبر نے کہا۔

"ہم ناگ دیوتا کے دوست اور بھائی ہیں۔ تم نے ٹھیک پہچانا"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کالے سانپ نے کہا۔

"کاہن نے مجھ پر طلسم پھونک کر میرے زہر کو تیز کر دیا ہے اور تم دونوں کو ڈسنے کے لئے بھیجا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ ناگ دیوتا کے بھائی بہنوں کو ڈسنے کا میں کبھی خیال بھی نہیں کر سکتا۔ مجھے حکم کریں کہ میں اس کاہن کو ابھی اس گستاخی کا مزا چکھاؤں"۔

عنبر نے سانپ کی زبان میں کہا۔

"میری طرف سے اجازت ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ تم کاہن اور سپہ سالار کو ہلاک مت کرو۔ بلکہ انہیں جکڑ دو"۔

کالے سانپ اسی وقت واپس کاہن اور سپہ سالار کی طرف بڑھا۔ کاہن اور سپہ سالار قید خانے کے دروازے میں کھڑے حیران ہو رہے تھے کہ سانپ نے ابھی تک عنبر اور جولی سانگ کو ڈس کر ہلاک کیوں نہیں کیا۔ اتنے میں کالے سانپ نے ایک زبردست پھنکار ماری اور اچھل کر کاہن اعظم کی گردن پر زور سے اپنا پھن مارا۔ کاہن ڈر کر زمین پر گر پڑا۔ دوسرا حملہ سانپ نے سپہ سالار پر کر دیا۔ پھر ان دونوں کی گردنوں پر ڈس کر تھوڑا تھوڑا زہر ان کے خون میں شامل کر دیا۔ اس

زہر کے اثر سے سپہ سالار اور کاہن نے اچھلنا شروع کر دیا۔ وہ مسخروں کی طرح اچھل رہے تھے اور شور مچا رہے تھے کہ ہمیں بچاؤ۔ ہمیں بچاؤ۔ سانپ کے زہر کی وجہ سے کاہن کا جادو بھی ختم ہو گیا تھا۔ اب وہ کسی پر جادو نہیں کر سکتا تھا۔ تب جولی سانگ نے سانپ سے کہا۔

"ان دونوں کے جسموں سے زہر کی مقدار واپس کھینچ لو"۔

کالے سانپ نے جہاں ڈسا تھا وہاں منہ لگا کر باری باری دونوں کے جسموں سے اپنا زہر چوس لیا۔ سپہ سالار اور کاہن ایک دم ٹھیک ہو گئے اور گھبرائی ہوئی آنکھوں سے عنبر اور جولی سانگ کی طرف تکنے لگے۔ کاہن نے سانپ کو پکڑنا چاہا مگر سانپ نے زور سے پھنکار ماری۔ اس کے منہ سے پھنکار کے ساتھ چنگاریاں نکلنے لگی تھیں۔ کاہن اور سپہ سالار جلدی سے پیچھے ہٹ گئے۔ عنبر نے کہا۔

"اے کاہن اعظم! تم نے دیکھ لیا کہ ہم نے تمہیں اور تمہارے طلسمی منتروں کو کیسے شکست دی ہے۔ کیا تم نے اپنی آنکھوں سے اپنی شکست نہیں دیکھی"؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سپہ سالار مکار شخص تھا۔ اس نے دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عنبر اور جولی سانگ سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لے کر رہے گا۔ مگر اوپر سے وہ بڑی عاجزی سے بولا۔

"عنبر! مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم دونوں بڑی طاقت کے مالک ہو اور جاسوس نہیں ہو۔ میں تمہیں آزاد کرتا ہوں لیکن میری خواہش ہے کہ میں تمہارا تعارف فرعون سے کراؤں۔ فرعون مصر تم سے مل کر بڑا خوش ہو گا"۔

عنبر اور جولی سانگ کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ انہوں نے سوچا کہ شاید یہ وہی فرعون ہو جس نے ناگ کو اغوا کیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ فرعون مصر سے ملاقات کے بعد ناگ اور ماریا کا بھی کچھ سراغ مل جائے۔

عنبر نے کہا۔

"سپہ سالار! ہمیں بھی فرعون مصر سے مل کر بڑی خوشی ہو گی"۔

سپہ سالار عنبر اور جولی کو ساتھ لے کر اپنے محل میں آ گیا۔ دوسری طرف کاہن اعظم اپنے جادو کی شکست

پر سخت غصے میں تھا۔ وہ عنبر اور جولی سانگ سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ کاہن کو یہ بھی خطرہ تھا کہ عنبر فرعون سے ملنے جا رہا ہے۔ اگر فرعون اس کے جادو اور اس کی طاقت سے متاثر ہو گیا تو وہ اسے کاہن کی جگہ شاہی جادوگر مقرر کر دے گا۔ چنانچہ کاہن نے اسی وقت دل میں طے کر لیا کہ وہ عنبر اور جولی سانگ پر اپنا سب سے بڑا طلسمی منتر پھونکے گا۔ اس طلسمی منتر کے اثر سے سمندر میں آگ لگ جاتی تھی۔ عنبر اور جولی سانگ تو فرعون مصر کے دربار کی طرف چل دیئے اور کاہن اعظم نے اپنے مکان کی طلسمی کوٹھڑی میں جا کر سب سے بڑی جادوگرنی سامرانہ کی روح کو بلا لیا اور اس کو بتایا کہ میں عنبر اور جولی سانگ کو ہلاک کر کے اپنا کھویا ہوا وقار پھر سے حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ جادوگرنی سامرانہ کی روح نے کہا۔

"میری بات غور سے سنو۔ جولی سانگ کو کسی طرح سے آگ میں ڈال دو۔ وہ آگ میں گرتے ہی جل کر راکھ ہو جائے گی۔ اس کے بعد میں تمہیں عنبر کو ہلاک کرنے کی ترکیب بتاؤں گی"۔

کاہن بڑا خوش ہوا کہ کم از کم وہ جولی سانگ کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ وہ دل میں ایک سازش تیار کر کے شاہی محل کی طرف چل پڑا۔

○

پھر کیا ہوا؟

اس کے بعد کے سنسنی خیز رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات پڑھنے کے لئے عنبر ناگ ماریا کی اگلی کتاب بدروح جولی سانگ آج ہی اپنے بک سٹال سے خرید کر پڑھیئے۔

مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔ باہتمام ظہیر سلام پرنٹر و پبلشر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اے حمید کی

عنبر ناگ ماریا سیریز

وہ بوتل میں بند ہو گئی	قبر کا شعلہ
سپیرا جاسوس	خونی بالکونی
ناگ کراچی میں	خلائی تختی کا راز
پتھر کی دلہن	کھوپڑی محل

بد روح جولی سانگ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ
لاہور - راولپنڈی - کراچی

Rs. 12.00